

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 25
جون 2013ء بمطابق 15 شعبان 1434 ہجری بعد از دوپہر چار بجکر چالیس
منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ -
فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ
وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ○ مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ
الْمُشْرِكِينَ ○ مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيعًا كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ -

(ترجمہ): سوتم یکسو ہو کر اپنا رخ اس دین کی طرف رکھو اللہ کی دی ہوئی
قابلیت کا اتباع کرو جس پر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے اللہ تعالیٰ کی اس پیدا
کی ہوئی چیز کو جس پر اس نے تمام آدمیوں کو پیدا کیا ہے بدلنا نہ چاہیئے پس
سیدھا دین یہی ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ تم خدا کی طرف رجوع ہو کر
فطرت الہیہ کا اتباع کرو اور اس سے ڈرو اور نماز کی پابندی کرو اور شرک
کرنے والوں میں سے مت رہو۔ جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر لیا
اور بہت سے گروہ ہو گئے ہر گروہ اپنے اس طریقہ پر نازاں ہے جو ان کے پاس
ہے۔ وَاخِرُ الدَّعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ -

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: کچھ معزز اراکین کی طرف سے چھٹی کی درخواستیں آئی ہیں جن میں جناب راجہ فیصل زمان صاحب، ایم پی اے 2013-6-25 کیلئے، جناب ابرار حسین صاحب، وزیر ماحولیات 2013-6-25 تا 2013-06-27۔ یہ میں ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں، منظور ہے جی؟
(تحریک منظور کی گئی)

جناب سردار حسین: جناب سپیکر!-----

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر!-----

جناب سپیکر: ایک منٹ جی، موقع دیتے ہیں، بالکل آپ کو موقع دیتے ہیں۔ اسمبلی کی آج کے اجلاس کی کارروائی دیکھنے کیلئے ڈیرہ اسماعیل خان اور بنوں سے ہمارے کچھ صحافی بھائی آئے ہوئے ہیں، میں انہیں اپنی جانب اور ایوان کی جانب سے خوش آمدید کہتا ہوں۔ (تالیاں) جناب سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! ستا سو او د ہاؤس پہ نوٹس کبھی دا ڈیرہ ضروری خبرہ راوستل غوارم چپی زمونر فنانس بل و او بیا د ہغی سرہ ترلی حکومت اعلان کرے دے چپی دا ریونیو اتھارتی چپی دہ ہغہ بہ دا حکومت جو روی او دا ڈیرہ زیاتہ عجیبہ خبرہ دہ چپی فنانس بل یا ہغہ ریونیو اتھارتی چپی دہ، ہغہ ہاؤس تہ لا راغلی نہ دہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! یو معذرت کوم، سببا چونکہ دا پہ ایجنڈا باندی دہ نو کہ تا سو سببا پہ دی باندی۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: دا دا ایجنڈی نہ سپیکر صاحب ہت کریو خبرہ دہ، دا ڈیرہ اہمہ خبرہ دہ، زہ خبرہ کوم بیا بہ ان شاء اللہ تا سو، دا ڈیرہ زیاتہ عجیبہ خبرہ دہ چپی ہغی کبھی لا امنہ منتیس مونر Propose کری دی، امنہ منتیس چپی دی ہغہ نہ پاس شوی دی، نہ فیل شوی دی او دا بیا ڈیرہ زیاتہ عجیبہ خبرہ دہ چپی د ہغی پوسٹونو د پارہ ایڈورٹائزمنٹ پہ اخباراتو کبھی راغلی دے نو مونر حیران پہ دی یو چپی ہغہ ریونیو

اتھارتی چہی پہ ہغہی کنبہی مونبر امنہ منتس کول غوارو، د ہغہی پہ کوالیفیکیشن کنبہی د ہغہ Applicants پہ عمر کنبہی، ہغہ امنہ منتس چہی دی ہغہ بہ اسمبلی تہ راخی ہغہ بہ ڈسکس کیری نو سپیکر صاحب دا خنگہ خبرہ دہ چہ ہغہ خیزونہ لا فائل شوی نہ دی او د ہغہی د پارہ پہ اخباراتو کنبہی ایڈورتائزمنٹ راغلے دے، ہغہ Applications چہی دی د ہغہ Applicants نہ غوبنتلی شوی دی نو مونبر خو حیران پہ دہی یو، دا خو واضحہ دہ او دا ڈائریکٹ د دہی ہاؤس چہی کوم بزنس دے، ہغہ چیلنج کیری نو مونبر خواست کوؤ دہی حکومت تہ چہی د دہی وضاحت او کری چہی دا خنگہ چل دے چہی یو اتھارتی فائل شوی لا نہ دہ او د ہغہی د فائل کیدو نہ مخکنبہی مخکنبہی Applications چہی دی، ہغہ غوبنتلی شوی دی او زما یقین دا دے چہی دا د ہاؤس ٹول پروسیڈنکز چہی دے دا چیلنج شوے دے۔ مہربانی سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جناب سراج الحق صاحب۔

جناب سراج الحق {سینیئر وزیر (خزانہ)}: جناب سپیکر صاحب! جب تک یہ اسمبلی اس بل کو منظور نہ کرے، کسی اشتہار کی اور کسی اور کارروائی کی کوئی قانونی، Legal حیثیت نہیں ہے اس لئے کل اس پر بحث ہوگی اور جب اسمبلی اس کو پاس کرے گی تب ہی۔۔۔۔

جناب سردار حسین: زما مطلب دا دے۔۔۔۔

جناب سپیکر: دہی بانڈی۔۔۔۔

جناب سردار حسین: دا ایڈورتائزمنٹ چہی دے دا حکومت ورکرے دے، پکار دا دہ چہی د ہغہی قانونی حیثیت نشہ چہی سراج الحق صاحب دا اعلان وکری چہی دا ایڈورتائزمنٹ چہی دے، دا د ریونیو اتھارتی نہ مخکنبہی راغلے دے لہذا ہغہ Null and void دے او ہغہ Cancelled دے، ہغوی د دلہ نہ اعلان وکری۔

جناب سپیکر: جناب سراج الحق صاحب۔

سینیئر وزیر (خزانہ): اس کو چیک کرینگے اگر ایسا ہے تو ایسا ہی ہوگا لیکن میں پھر کہنا چاہتا ہوں کہ اسمبلی کی یہ پراپرٹی ہے، جب تک کہ اس کو منظور

کرے یا مسترد کر لے یہ اسمبلی کا حق ہے اور جب اسمبلی اس کے حق میں ہو اس کے بعد دیگر پر اسیس ہوگا۔۔۔۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب!۔۔۔۔

جناب سپیکر: یو منٹ جی، سردار صاحب! زہ بہ لاء منسٹر تہ ریکویسٹ و کرم چہ پہ دہی باندہی کمنٹس و کری۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور (وزیر قانون): سر! اس ایشو کے متعلق؟

جناب سپیکر: ہاں یہ ریونیو اتھارٹی۔

وزیر قانون: سر! ریونیو اتھارٹی کے متعلق تو جہاں تک اخبارات میں آرہا ہے، وہ میری نظر سے بھی گزرا ہے جیسا کہ سردار حسین صاحب بات کر رہے ہیں، انہوں نے بھی یقیناً دیکھا ہوگا اور اس کے متعلق سر کیبنٹ میں بھی بات ہوئی تھی اور اس کے متعلق یقیناً کچھ Apprehensions ہیں۔ میں سر یہ سمجھتا ہوں کہ جیسا کہ اخبارات میں آیا ہے اور اگر واقعی کوئی ایڈورٹائزمنٹ ہے تو میرے خیال میں اگر کوئی ایسا اشتہار واقعی نکلا ہے اور اس میں ایڈورٹائزمنٹ ہے تو اس اسمبلی کی ایک حیثیت ہے اور ہم ان شاء اللہ اس کو ربڑ سٹیمپ نہیں بننے دینگے اور میں سمجھتا ہوں کہ جو ایم پی اے صاحب نے فلور پر یہ مسئلہ اٹھایا ہے، یقیناً یہ اگر کوئی اشتہار Exist کرتا ہے تو اس کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: Okay، بس جواب دیدیا، ابھی ہم تھوڑا اس کی طرف جاتے ہیں،

سردار صاحب! میں تھوڑا عرض کرونگا۔۔۔۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! دا وگورئی جی پہ دہی باندہی خلور کالمہ یو خبر راغله دے او دا زما پہ لاس کنبی اشتہار دے۔ دھغی نہ پس ہم کہ وزیران صاحبان دا خبرہ کوی چہ کہ چرہی داسی وی نو خوداسی دہ، زما یقین دا دے چہ وزیران صاحبان دا اعلان وکری چہ دا اشتہار چہ دے، دا Cancelled دے ہغہ اتھارتی چہ دلته نہ وشی نو ہغی نہ پس بہ خبرہ کپری۔

جناب سپیکر: یو منٹ، زمونر چہ۔۔۔۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر صحت): جناب سپیکر! د اسمبلی د وقار او تاسو چي کوم پوائنٹ اوچت کرے دے د هغی پوره پوره احترام او شو که دا وی، هر چا چي ور کرے وی-----

(شور)

رکن: دادے۔

وزیر صحت: گوره Clearcut message دے، دا به Null and void وی، دي نه نور زیات خه کیده شی؟

(تالیاں)

جناب محمد عصمت الله: جناب سپیکر!-----

جناب سپیکر: ابھی روٹین بزنس کی طرف، دیکھو جی، ہمارے پاس بہت بڑا ایجنڈا ہے، Kindly آپ بات اس کے بعد کر لینگے، ایجنڈے پر میں جاتا ہوں آگے۔

The honourable Minister for Revenue, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 6.

جناب محمد عصمت الله: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: مولانا صاحب! موقع دینگے۔

جناب محمد عصمت الله: سپیکر صاحب! آخر میری-----

جناب سپیکر: میری ریکویسٹ ہے مولانا صاحب سے، میری ریکویسٹ ہے-----

جناب محمد عصمت الله: سپیکر صاحب! میں یہ-----

جناب سپیکر: ریکویسٹ ہے آپ کو، آپ کو موقع ملے گا، بار بار آپ کو موقع

ملے گا، تھوڑا یہ اب بزنس ہے، وہ چلنے دیں-----

جناب محمد عصمت الله: میں صرف یہ وضاحت کرتا ہوں-----

(شور)

سالانہ مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری

Mr. Speaker: Minister for Revenue, please.

جناب علی امین خان (وزیر مال): بسم الله الرحمن الرحيم۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 3 ارب 50 کروڑ 28 لاکھ 97 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2014ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ مال گزاری و املاک کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔ شکر یہ۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 3 billion 50 crore 28 lac 97 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2014, in respect of Revenue and Estate Department.

‘Cut motions on Demand No. 6’: Arbab Akbar Hayat Khan, to please move his cut motion on Demand No. 6.

ارباب اکبر حیات: د گیارہ سو روپو کٹ موشن تحریک پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees eleven hundred only. Madam Amna Sardar, to please move her cut motion on Demand No. 6

محترمہ آمنہ سردار: شکر یہ جناب سپیکر۔ میں نو ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں، شکر یہ۔

Mr. Speaker: The motion before the House that the total grant may be reduced by rupees nine thousand only. Madam Ruqia Hina, to please move her cut motion on Demand No. 6.

محترمہ رقیہ حنا: جناب سپیکر! میں آٹھ ہزار روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees eight thousand only. Muhammad Reshad Khan, to please move his cut motion on Demand No. 6.

جناب محمد رشاد خان: جناب سپیکر! میں نو سو نناوے روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees nine hundred and ninety nine only. Sardar Mehtab Ahmad Khan, to please move his cut motion on Demand No. 6. Not present, it lapses. Syed Jafar Shah, to please move his cut motion on Demand No. 6.

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر! زہد لس زور و پود کت موشن تحریک پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten thousand only. Sardar Aurangzeb Nalotha, to please move his cut motion on Demand No. 6.

سردار اورنگزب نلوٹھا: جناب سپیکر! میں دو لاکھ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees two lac only. Mr. Shah Hussain, to please move his cut motion on Demand No. 6. Not present, it lapses. Madam Sobia Shahid, to please move her cut motion on Demand No. 6. Not present, it lapses. Mr. Saleh Muhammad, to please move his cut motion on Demand No. 6.

جناب صالح محمد: جناب سپیکر! میں ایک لاکھ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one lac only. Madam Uzma Khan, to please move her cut motion on Demand No. 6.

محترمہ عظمیٰ خان: تھینک یو مسٹر سپیکر۔ میں دو سو روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees two hundred only. Mr. Askar Parvez, to please move his cut motion on Demand No. 6.

جناب عسکر پرویز: جناب سپیکر! میں پانچ ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that total grant may be reduced by rupees five thousand only. Mr. Salim Khan, to please move his cut motion on Demand No. 6. Not present it lapses. Mr. Ghulam Muhammad, to please move his cut motion on Demand No. 6. Not present it lapses. Mr. Abdul Sattar Khan, to please move his cut motion on Demand No. 6.

Mr. Abdul Sattar Khan: I beg to move a cut of ten million on Demand No. 6.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by ten million only. Mr. Munawar Khan Advocate, to please move his cut motion on Demand No. 6.

جناب منور خان ایڈووکیٹ: تھینک یو سر۔ ایک لاکھ روپے کی کٹ موشن کی تحریک موؤ کرتا ہوں سر۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one lac only. Mr Muhammad Asmatullah, to please move his cut motion on Demand No. 6.

جناب محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر، میں ڈیمانڈ نمبر 6 پر پانچ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that total grant may be reduced by rupees five only. Maulana Mufti Fazl-e-Ghafoor, to please move his cut motion on Demand No. 6.

مولانا مفتی فضل غفور: جناب سپیکر صاحب! میں ڈیمانڈ نمبر 6 پر ایک سو اسی روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں، شکر ہے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred and eighty only. Mian Zia-ur-Rehman, to please move his cut motion on Demand No. 6. Not present it lapses. Muhammad Sheraz, to please move his cut motion on Demand No. 6.

جناب محمد شیراز: جناب سپیکر! میں ڈیمانڈ نمبر 6 پر دو لاکھ روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees two lac only. Nawabzada Wali Muhammad Khan, to please move his cut motion on Demand No. 6.

نوابزادہ ولی محمد خان: میں تین ہزار روپے کی کٹ موشن پیش کر رہا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees three thousand only. Madam Nighat

Yasmeen Orakzai, to please move her cut motion on Demand No. 6.

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! سات کروڑ روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that total grant may be reduced by rupees seven crore only. Mr. Wajeeh - u - Zaman, to please move his cut motion on Demand No. 6. Not present, it lapses. Arbab Akbar Hayat Khan.

ارباب اکبر حیات: جناب سپیکر صاحب! چونکہ دا محکمہ د پتواریانو سرہ ڀیر تعلق ساتی اود د ڀی نہ ہریو وتلے کاغذ دستخط شوے د چا د زندگی اود مرگ سبب جو ریدے شی خکے چي دا یوہ زو آورہ مافیا دہ۔ جناب سپیکر صاحب، زہ غوارم وزیر اعلیٰ صاحب پہ خپل تقریر کسني دا وئیلی وو چي ان شاء اللہ مونہ بہ زردا نظام کمپیوٹرائزڈ کوؤ نوزہ دا پبنتنه کوم چي پہ هغې باندي خومره کار شوے دے او آیا دا بہ مرحلہ واروی او کہ نہ غونہ د KPK پہ سطح بہ وی؟ جناب سپیکر، د ڀی نہ پس ز مونہ د پتواریانو چي کوم نظام دے او مونہ د کمپیوٹرائزڈ کرو نو آیا د ڀی لہ بہ مونہ Trained پتواریان Hire کوؤ او دا چي کوم دی نو دا بہ فارغ کوؤ او کہ نہ دوی لہ بہ مونہ ٲیریننگ ور کوؤ؟ نو پہ د ڀی باندي د جی مونہ وزیر اعلیٰ صاحب پوهہ کری۔

جناب سپیکر: میڈم آمنہ سردار۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

محترمہ آمنہ سردار: جی شکر یہ جناب سپیکر پہلے تو میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: آخر میں آپ جواب دیدیں گے نا، آخر میں آپ نوٹ۔۔۔۔

محترمہ آمنہ سردار: سب سے پہلے تو اس بات کی تائید کرنا چاہونگی کہ یہ گورنمنٹ جو ایک Step لے رہی ہے کمپیوٹرائزڈ کرنے کا، یہ ایک بہت احسن عمل ہوگا اگر یہ صحیح طریقے سے ہوجاتا ہے تو، لیکن اس سے پہلے جب تک

یہ کمپیوٹر انڈریشن نہیں ہوتی، اس سے پہلے ایک پٹواری تک ایک عام شخص کی رسائی کو آسان بنایا جائے اور اس کیلئے جی میری یہ ہوگی کہ Honest DROs ہونے چاہئیں اور Favoritism should be discouraged ji اور Political intervention جو ہے، یہ بہت زیادہ ہوتی ہے اور ان چیزوں کا تھوڑا سا خیال رکھنا چاہیئے تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: میڈم رقیہ حنا۔

محترمہ رقیہ حنا: جناب سپیکر، میں Withdraw کرتی ہوں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: محمدرشاد خان۔

جناب محمدرشاد خان: جناب سپیکر! اگر دیکھا جائے تو ایک عام آدمی کا واسطہ پوری زندگی میں جن محکموں سے پڑتا ہے، ان میں ایک محکمہ یہ ہے اور کٹ موشن کی تحریک پیش کرنے کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ اگر زمیندار ہے، اگر کسی شخص کو اپنی زمین کا سرٹیفیکیٹ لینا پڑتا ہے، میرے خیال سے کھتونی کہتے ہیں اسے، وہ لینا پڑتی ہے تو اس کیلئے اس کو پہلے Payment کرنا ہوتی ہے۔ اگر کسی شخص کی حد براری کیلئے پٹواری کو لے جانا پڑتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ کرایہ دو، میں دن کو یہاں سے نکلونگا اور وہاں جاؤنگا، یہ دن کا ٹائم میرا ضائع ہو رہا ہے، اس کیلئے پیسے دو۔ اگر ڈومیسائل، ڈومیسائل تو اس محکمے سے ہٹا دینا چاہیئے، ان کا جو کام ہے، اس محکمے کو یہ کام کرنا چاہیئے، ایک بندہ جائیگا ڈومیسائل کیلئے اور کن مراحل سے اسے گزرنا پڑتا ہے؟ تو یہ قابل افسوس چیزیں ہیں، ہر لیول پر پٹواری سے لیکر SMBR لیول تک کرپشن کی جڑیں پھیلی ہوئی ہیں۔ زمین کی مالیت اگر کسی کسٹمر کو زمین کی مالیت کا اندازہ لگانا ہے، کروڑوں کی مالیت کی زمین ہوگی اور اسے ہزاروں روپوں میں ظاہر کیا جائیگا، یہ نہیں کہ اس محکمے کو جو فائدہ ہو رہا ہے، جس میں ریونیو ٹیکس آرہا ہے، اگر زمین کی خرید و فروخت ہو رہی ہے تو حکومت کے لیول پر دیکھنا چاہیئے کہ زمین کی اصل مالیت کیا ہے؟ لیکن وہ کسٹمر کے کہنے پر کروڑوں کی زمین ہزاروں میں ثابت کر دی جائیگی کہ کم سے کم اس کو ٹیکس Pay کرنا پڑے۔ تو میری منسٹر صاحب سے یہ درخواست ہوگی کہ ایسی چیزوں کو وہ سنجیدگی سے دیکھیں، کمپیوٹر انڈر سسٹم اچھی بات ہے،

میرے خیال سے پورے صوبے میں، کم از کم ہر ڈسٹرکٹ میں تحصیل لیول پر اس کی ابتداء کرنی چاہیئے نہ کہ ایک ڈسٹرکٹ سے، اور میری یہ درخواست ہوگی کہ اس محکمہ کو، ماضی میں وقار ایوب صاحب اس محکمے کے SMBR رہے ہیں، تو ایسے سیکرٹری کی ضرورت ہوگی۔ بہت شکر یہ۔

جناب سپیکر: سید جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: شکر یہ جناب سپیکر۔ دپتواریا نو بہ خہ وایو جی، ہر چا تہ پتہ دہ چہ دہی محکمہ کبہی دپتواری خومرہ Role دے او دا پتواریا مافیا خومرہ مضبوطہ دہ؟ دیکبہی جی چہ خنگہ او وئیلی شو چہ دہی Capacity building د پارہ دہی محکمہ او دیکبہی Transparency ensure کولو د پارہ آیا د حکومت سرہ خہ پلان او س شتہ چہ ہغہ بہ Gradual کیری کہ نہ ہغہ بہ یکمشت د وئ پہ توله صوبہ ہغہ Apply کوی او پہ کوم انداز بہ ئے Apply کوی؟ دا کوم فیسونہ چہ د گورنمنٹ د طرف نہ مقرر دی، ہغہ خودی خود گورنمنٹ فیس اخستو سرہ Ten times more چہ پتواری تہ ور کرہی کیری نو ہغہ خیرہ کیری نہ، چہ د ہغہی د پارہ کوم اقدامات شوی دی؟ دا بہ پکبہی وضاحت و کیری راتہ مہربانی جی۔

جناب سپیکر: سردار اور نگزیب نلوٹھا۔

سردار اور نگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! میں کٹ موشن کی تحریک بھی واپس لیتا ہوں اور ایک جو میرے حلقے میں خصوصی طور پر پچھلی حکومت نے ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد میں کمیٹیوٹرائزڈ سسٹم شروع کیا تھا اور میرے حلقے حویلیاں سے وہ شروع ہوا ہے تو وہاں پر جو ایس او صاحب نے تحصیلدار صاحب تعینات کیا ہے، اس نے نگران دور میں کوئی 20/22 آدمی وہاں بھرتی کئے ہیں بغیر ایڈورٹائز کرنے کے اور نگران دور میں اس نے ایسا چھکا مارا ہے کہ حق تو ان لوگوں کا تھا جو مقامی، خصوصاً حویلیاں کے لوگوں کا حق تھا، دوسرے ضلعوں سے لوگوں کو اس نے بھرتی کر دیا ہے تو میں منسٹر صاحب سے یہ توقع رکھوں گا کہ وہ اس کے اوپر نوٹس لینگے کیونکہ ایڈورٹائز منٹ کے بغیر، اشتہار دئیے بغیر اور میرٹ کے اوپر ان لوگوں کو ملازمتیں دینا چاہیئے تھیں اور دوسرے ضلعوں کا حق نہیں تھا بلکہ مقامی لوگوں کا حق تھا، تو اس کے

اوپر آپ مہربانی کر کے نوٹس لیں اور ساتھ ہی میں اپنی کٹ موشن کی تحریک بھی واپس لینا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ آخر میں جواب دینگے۔ اچھا چیف منسٹر صاحب۔

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): یہ جو میرے بھائی نے بات کی ہے کہ یہ بھرتیاں جو ہو رہی ہیں، Last cabinet meeting میں میں نے فیصلہ کیا کہ جتنی بھرتیاں، جب سے ہم نے یہ اوتھ لیا ہے، اس کا ریکارڈ منگوائیں، اگر وہ صحیح بھرتی ہوئے ہیں تو ٹھیک ہے، اگر وہ بغیر ایڈورٹائزمنٹ اور یا طریقہ غلط ہوا ہو تو اس کے خلاف ہم ایکشن لینگے اور باقی جتنی پوسٹیں ہیں تو وہ سارے ڈیپارٹمنٹس سے میں نے مانگی ہوئی ہیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ یہ صاف ستھرے نظام کے تحت ان شاء اللہ بھرتیاں ہونگی اور جو غلط ہوئی ہیں ان کے خلاف ہم ایکشن لینگے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: منسٹر صالح محمد۔

جناب صالح محمد: جناب سپیکر! کٹ موشن واپس لینے کے ساتھ ساتھ صرف وزیر مال صاحب سے درخواست کرتے ہیں کہ جو CVT کی مد میں جتنا ٹیکس لیا جاتا ہے، رولز کی وضاحت ہو ریونیو کے حوالے سے کیونکہ پٹوار خانوں میں جو کچھ ہو رہا ہے، اس سے لوگ کافی تنگ آچکے ہیں۔ کئی لوگوں کو بلیک میل کر کے CVT کی صورت میں ان سے ڈبل پیسے لیے جاتے ہیں اور باقی ریونیو کے حوالے جتنا ٹیکس ہوتا ہے، اس ٹیکس (کے حوالے سے) میں درخواست کرتا ہوں کہ ہر پٹوار خانے کے سامنے ایک بینر آویزاں کیا جائے، اس پر پورا ٹیکس لکھا جائے اور اس چیز کا پابند کیا جائے کہ پتہ ہو کہ میں نے کتنا ٹیکس دینا ہے؟ بہت شکریہ۔
جناب سپیکر: میڈم عظمیٰ خان۔

محترمہ عظمیٰ خان: جناب سپیکر! ریونیو ایک Important department ہے، مجھے اتنی تسلی دیدی جائے کہ اس ڈیپارٹمنٹ کو پچھلی حکومت کی طرح فٹ بال نہیں بنایا جائیگا۔ جناب سپیکر، پچھلے پانچ سالوں میں یقیناً اس کے چھ

منسٹر Change ہو گئے تھے اور یہ ایک Pre-planned منصوبے کے تحت ہوئے تھے کہ سال بعد منسٹری دوسرے کو ٹرانسفر ہوگی، تو Kindly اگر اس سال اس ریونیو کے ساتھ یہی مذاق کیا جا رہا ہے تو میں کٹ موشن واپس نہیں لے سکتی، اگر آپ یقین دہانی کراتے ہیں تو میں اپنی کٹ موشن واپس لے لیتی ہوں۔
جناب سپیکر: مسٹر عسکر پرویز۔

جناب عسکر پرویز: جناب سپیکر! اس محکمے کی کرپشن کی وجہ سے عوام کو بہت تکالیف ہیں اور اس محکمے میں بہت سی ریفارمز کی بھی باتیں کی گئی ہیں، میں منسٹر صاحب سے گزارش کرونگا کہ جو کمپیوٹرائزیشن ہے، وہ صوبائی لیول پر اگر اکٹھی ہو جائے تو وہ زیادہ بہتر ہوگا کیونکہ اس سے کہیں Parallelsystem قائم ہو جائے گا، کہیں پر کمپیوٹرائزڈ سسٹم ہوگا کہیں پہ وہی پر اناسسٹم ہوگا، تو اس سے لوگوں کی تکالیف میرا خیال ہے زیادہ ہو جائیں گی، تو اگر منسٹر صاحب اس پہ تھوڑا سا خیال کر لیں تو باقی میں اپنی کٹ موشن کی تحریک واپس لیتا ہوں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: Withdrawn۔ مسٹر عبدالستار خان۔

جناب عبدالستار خان: سر، یہ ریونیو اینڈ اسٹیٹ پہ کٹ موشن میں نے لائی ہے۔ چونکہ ہمارا ضلع جو ہے، وہ Non settlement اس میں آتا ہے، باقی پورے صوبے میں جب بھی بجٹ پیش ہوتا ہے تو کٹ موشنز پہ ہمارے ساتھی صرف ایک پٹواری کو Focus کرتے ہیں، یقیناً پریشانی ہوگی عوام کو بھی، ہم سب کو علم ہے لیکن سر، ایک بات جو میں نے اس Book میں دیکھی ہے کہ اس مدم میں جو آپ ان کو اخراجات دے رہے ہیں، ہر کمشنر آفس کے جو اخراجات ہیں، تین کروڑ روپے سے کم نہیں ہیں۔ ہر ڈپٹی کمشنر جو میں نے پورے صوبے کی وہ کی ہے، پانچ کروڑ، دس کروڑ اور تین کروڑ سے کم کوئی بھی وہ اخراجات اس میں نہیں ہیں، تو اس چیز کو بھی دیکھا جائے اور دوسری Genuine ایک بات سر جو میں اپنے ضلع کے حوالے سے کروں گا کہ جب ہم یہاں پر اونٹنل لیول پہ میٹنگ کرتے ہیں، خصوصاً یہ بھاشا ڈیم کی زمین کی آج کل Acquisition ہو رہی ہے، وہاں پہ گلگت بلتستان کی جو زمینیں ہیں، ریونیو ڈیپارٹمنٹ نے قوم

کے ساتھ بیٹھ کر، نمائندوں کیساتھ بیٹھ کر، چونکہ Acquiring department واپڈا ہے، پیسے مرکز نے دینے ہیں، تو انہوں نے جو زمینوں کی Genuine اصل قیمت ہے، اس بنیاد پہ انہوں نے ان کے ساتھ Agreements کئے ہیں۔ جب ہم بلاتے ہیں تو ہمارے ریونیو ڈیپارٹمنٹ کے جو لوگ ہیں، اس میں ہمیں پریشانی پیش رہی ہے کہ وہ کوئی ایسا Precedent قائم کرنا چاہتے ہیں جس کی بنیاد پہ ہمارے لوگوں کو زمین کی قیمت، اگر چار لاکھ روپے گلگت والے لگا رہے ہیں تو ہماری زمین کی قیمت وہ ایک لاکھ روپے، 47 ہزار روپے، 67 ہزار روپے لگاتے ہیں، تو میں نے اس سے Disagree بھی کیا اور یہ ایک Precedent بنے گا، ہزاروں کنال زمین ہمارے صوبے کی جائے گی مفت میں، چونکہ پیسے آتے ہیں واپڈا سے یا فیڈرل گورنمنٹ سے، تو یہ Genuine بات جو میرے ضلع کے حوالے سے پیش آرہی تھی، لہذا میں گزارش کرونگا کہ اس میں آپ، کیونکہ Non settlement area ہے، اس مسئلے کو بھی حل کر لیں۔ دوسرا سر، مجھے اس موقع کو Use نہیں کرنا چاہیئے لیکن پھر بھی آج چونکہ اس حوالے سے بات ہے، ہر بن بھاشا کے لوگ، جہاں پہ بھاشا ڈیم بن رہا ہے، وہ داسو سے بہت دور ہیں، معمولی انتقالات کیلئے اس ڈیم کے حوالے سے بھی بات ہوتی ہے تو ان کو داسو آنا بہت مشکل ہے، تو ہر بن بھاشا، سازین، شتیال، شڑی نالہ، سمر نالہ، یہ بہت بڑا ایریا ہے، ان لوگوں کی ایک ڈیمانڈ ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہمارے لئے ایک تحصیل بنے تاکہ ہم بھاشا میں بیٹھ کر وہاں اپنے یہ آنے والے جو معاملات اس نئے ڈیم کے حوالے سے، زمینوں کے حوالے سے ہیں، وہ کریں۔ تو یہ ڈیمانڈ میں اپنی قوم کی آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ جناب وزیر اعلیٰ صاحب کی توجہ بھی میں چاہوں گا اس میں کہ ان علاقوں پر مشتمل ایک تحصیل کا قیام ہو تو ان کیلئے ایک سہولت ہوگی اور ان کی ڈیمانڈ ہے اور اس کے ساتھ میں نے جو باتیں کی ہیں، اس پر میرے خیال میں وزیر صاحب عمل بھی کریں گے۔ میں ابھی اپنی کٹ موشن واپس کرتا ہوں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: Withdrawn۔ مسٹر منور خان ایڈوکیٹ، پلیز۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تھینک یو سر۔ سر، یہ پنجاب ہے، سندھ ہے، مرکز ہے، ہر طرف سے بس یہی آواز آرہی ہے کہ پٹواری، پٹواری، ہمیں سمجھ نہیں

آرہی کہ ایک پٹواری اتنا طاقتور ہو گیا لیکن میں اپنے منسٹر صاحب سے یہ ریکویسٹ کروں گا کہ پٹواریوں کو چھوڑیں، بس صرف ایک ہی کام کریں اپنے Tenure میں کہ اس کو کمپیوٹرائزڈ کریں، یہ آپ کی سب سے بڑی کامیابی ہوگی (تالیاں) کیونکہ پٹواریوں سے میرے خیال میں یہاں پہ جتنے بھی ایم پی ایز بیٹھے ہیں، سارے بیزار ہیں اور یہ اتنے Approachable بھی ہیں کہ میرے خیال میں اس وقت سارے ایم پی ایز ان کی جیبوں میں پٹواری کے ٹرانسفرز کیلئے نام اور لسٹیں ہونگی تو میں، (مداخلت) ہو جائے گی، آپ پریشان نہ ہوں ان شاء اللہ، تو میں منسٹر صاحب سے اگر اب یہ ریکویسٹ کروں کہ بس صرف اس کو کمپیوٹرائزڈ کریں اور اسی کے ساتھ میں اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں سر۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: Withdrawn۔ منسٹر محمد عصمت اللہ۔

جناب محمد عصمت اللہ: شکر یہ جناب سپیکر۔ جس محکمے کی کارکردگی کے اوپر بات ہو رہی ہے، وہ حقیقت میں ایک ایسا محکمہ ہے کہ جس سے کافی سارے لوگ نالاں ہیں۔ جناب سپیکر! اصل میں بنیادی بات یہ ہے اور یہ یہاں تک ہے کہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی راستے پہ جا رہا تھا، پٹواری تھا، تو ایک کتا اس کو، نویو سپی ورتہ غیبی و جی، نو ہغہ پٹواری ورتہ وائی۔ کاش چہ ستا یو کنال زمکہ وے نو ما بہ درتہ بنود لی و وچہ تہ ما تہ خنگہ غاپہ؟ (قہقہے) او جناب سپیکر! دہی سرہ، د دہی محکمہ ناقص کارکردگی سرہ پہ امن و امان باندہی ہم دیر لوئے اثر پر یوخی، پہ عدالتونو باندہی ہم دیر لوئے بوجہ دے جی، خلق د خپل شتہ سرمایہ نہ ہم لا رو، عدالتونو باندہی ہم بوجہ دے او دہی د پارہ وائی داسی جی چہ چا وئیلی دی۔ جب تک تہانیدار گرم نہ ہو اور پٹواری بے شرم نہ ہو اور دکاندار نرم نہ ہو تو امن و امان قائم نہیں رہ سکتا (قہقہے اور تالیاں) لیکن جناب والا، یہاں اس کرپشن اور محکمہ مال کی ناقص کارگزاری پر جب ہم بات کرتے ہیں تو ہم دوسری سائڈ کو بھی نظر انداز نہیں کر سکتے، وہ اس طرح کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ "الراشی والمرثشی کلاهما فی النار" رشوت دینے والا

اور رشوت لینے والا دونوں جہنمی ہیں۔ یہاں پہ ہم صرف ایک سائنڈ پہ بات کرتے ہیں کہ یہ لیتے کیوں ہیں تو جب تک ہم دینا نہیں چھوڑیں گے تو وہ لینا نہیں چھوڑیں گے اور جناب والا! اس کے بارے میں، سراج صاحب موجود ہیں، اس محکمے کام میں چونکہ منسٹر بھی رہ چکا ہوں، (اوبو، اوبو اور تالیاں) سراج صاحب نے مجھے، بجٹ سے پہلے میٹنگ تھی، کہا: مولانا صاحب! زمونر خو دا خیال وو چي ته به دې محکمې نه کرپشن ختموې خوز زمونر هغه کوم چي توقعات وو هغه پوره نه شو، نو ما ورته او وئیل سراج صاحب! یو محکمہ تا سره وه چي هغې ته بینک آف خیبر وائی او یو محکمہ ما سره وه چي هغې ته محکمہ مال وائی او د هغې اهلکاران زیاده تر پتواریان دی، نو کوم مراعات چي ته بینک آف خیبر ملازمین له ورکوي او د دې وجه نه ورکوي چي دوی سره د قوم خزانه ده نو دوی سره کومې اثاثې چي دی نو هغه د خیبر بینک د خزانی نه خوڅه کم قیمت نه لری، نو د دې دا مطلب دے چي ته پیشو وړې هم ساتي او هغې په غاړه کبني ته وازگه هم اچوي او دا هم وائي چي دا به خوری نه، نو دا به زه څنگه منع کوم؟ (قہقہے اور تالیاں) نو لہذا خبره دا ده جی چي په دې باندي غور پکار دے او انتھائی سنجیدگي سره غور پکار دے او دا کمپیوٹرائزڈ خبرې کبيري جی، دا خوز زمونر په وخت کبني هم او وئیلی شو چي زمونر دا کمپیوٹرائزڈ کولے شو او بیا زمونر یو مباحثه کبني بیا په دې باندي کوشش او کړو بیا وائی دلته دا کبيري نه، څه پکبني نوی اصطلاحات دی او دا په هندوستان کبني کمپیوٹرائزڈ شوی دے، زمونر هلته اولیرئ۔ زمونر هلته اولیرل، بیا زمونر هغوی ته او وئیل چي دې څائے کبني پیسنور کبني یو تکره وې چي زمونر دا به د یو نمونې، ما دل په شکل باندي اخلو، نو لہذا دا خبرې خو ډیرې زیاتې دی جی لیکن په دې باندي سنجیدگي سره غور پکار دے او ورسره ورسره اخر کبني زه به یو عرض کوم چي دغه محکمہ مال کبني چي کله د ناگھانی آفات د وجه نه یا مطلب داسې حالاتو کبني چي کوم خلق وفات کبيري او یا وژلی کبيري نو په دیکبني عام طور باندي هغه لږ زیات چي کوم د معاضې حکومت امدادی طور باندي ورته اعلان کوی نو په دیکبني فرق وی جی، او دې سره نور څه نه کبيري خو لیکن دغه فرق باندي مخکبني نه هغه انسان دا تصور کوی چي زما قیمت ئے کم اولگولو یا زما د رسته دار قیمت ئے کم اولگولو او د بل هغه ئے زیات اولگولو، نو لہذا پنجاب

کبني پانچ لاکھ ورکوي او دلته کبني چي زمونڙ خوبنه شي نو مونڙ هلته کبني تين لاکھ ورکوڙ او چا ته چي ڊيره خوبنه نشي نو هغوي ته يو لاکھ روپي ورکوڙ نولهذا زما به دا درخواست وي، چونکه انسانيت ٽول يو شان دے، په ديکبني داسي تفاوت نشته، هغي باندي هغوي ته څه جنت نه جوړيږي، نولهذا کم از کم حکومت د دا تفاوت ختم کړي چي څومره کسانو ته په دغي کبني دوي امداد ورکوي او د امداد مستحق کيږي نو هغوي د پاره د يو شان ورکړي او اخر کبني به دا عرض کوم جي چي دغه محکمه کبني د تريننگ نه وروستو دا بهرتي کيږي جي او کوهستان چونکه ڊير دور افتاده علاقه ده، ناگهاني آفات چي کله راضي نو هغه ځائے نه شروع کيږي، هغه بندوبستي علاقه نه ده ليکن کم از کم چي يونين کونسل په سرد يو يوپتواري بندوبست او کړلے شي۔

جناب سپيکر: واپس واخستو؟

جناب محمد عصمت الله: واپس دے، واپس دے۔

Mr Speaker: Okay, withdrawn.

(Applause)

جناب سپيکر: مولانا مفتي فضل غفور صاحب۔

مولانا مفتي فضل غفور: بسم الله الرحمن الرحيم۔ شكريه جناب سپيکر۔ د ريونيو اينداستيت ڊيپارٽمنٽ د ڪټ موشن په حواله باندي لکه څه رنگ چي معزز اراکين اسمبلي په دغه حواله د خپلو تحفظاتو اظهار او کړو نويقينا زمونڙ په معاشره کبني چي خلق د کومو رواياتو نه، د کومو خبرو نه تنگ وواو د Change يا د تبديلي يو فيصله ئے کړي ده نو په هغي کبني يو محکمه چي د هغي اثر په پبلک او په عامو خلقو باندي دے، هغه هم دغه محکمه د ريونيو اينداستيت ڊيپارٽمنٽ ده۔ په ديکبني د ټولونو يو غلط روايت هغه دا راروان دے چي د ڊسټرڪټ گورنمنٽ چي کوم فنڊ د انتقال فيس په شکل کبني پتواري حضرات و وصولوي نو سرکاري ريت د هغي چار فيصد دے او دوي ورله خپل يو Traditional rate يو روايتي ريت مقرر کړے دے چي هغه پانچ فيصد دوي اخلي او برسرعام ئے اخلي او د ډي سره سره د يو کيس په Deal کولو باندي هغوي دس پندرہ هزار روپي کم از کم اخلي نو زما په خيال باندي

په دې باندې د ډیر مضبوط چیک ضرورت دے او دا چې کوم 'احتسابی سیل' د صوبائی حکومت ماتحت جوړیږی نو هغې ته د یو دا خبره هم مخې ته کړلې شی چې خلق د انتقال په وخت کښې چې د خپلو زمکو قیمتونه لیکي نو عموماً هغه قیمتونه بوگس وی، هغه کم وی چې په هغې سره حکومتی خزانی ته کافی نقصان وی، لهدا د علاقې د روایاتونه چې کوم کم قیمت لگیدلے وی نو په هغې باندې د مضبوط چیک وساتلے شی او نظرد وساتلے شی او ورسره ورسره په پبلک کښې د Awareness د پاره او د بیداری د پاره د هر پتوار خانې نه بهر یو بورډ آویزاں کړلے شی چې په هغې دا خبره لیکلې وی چې سرکاری ډسټرکټ گورنمنټ فیس د انتقال هغه صرف او صرف چار فیصد دے، سیوانی هیخ یو پتواری ته د هغې د اخستلو حق نه دے حاصل، نو په عوامو کښې به کم از کم په دې سره یو بیداری پیدا شی او چونکه په دغې محکمہ کښې خو خرابئ ډیرې زیاتې دی خو ماشاء اللہ زه چې د دې یو Energetic منسټر صاحب ته گورم نو ان شاء اللہ چې بنه پر عزم دے او زما په خیال ماته یو شعر را یاد یږی په تخیل کښې، وائی:

مور ورته وئیل چې دا اوږدې سنې وړې کړه زویه
 ده ورته وئیل چې دا فیشن ټوله دنیا خو بنوی
 مور ورته وئیل چه دا کاره بریتان وار ه کړه زویه
 د ورته وئیل چې په کړوبه زه کاره سموم
 (قہقہے اور تالیاں)

مولانا مفتی فضل غفور: زه د دغه شعر سره خپل کټ موشن واپس اخلم۔ ډیره ډیره مننه۔

جناب سپیکر: نوابزاده ولی محمد خان۔

نوابزاده ولی محمد خان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب! یقیناً چې د دې محکمې کار کردگی خود درست نه ده خود افسوس خبره دا ده چې زمونږ څومره ایم پی ایز دی نو د وئ ورته خان رسوی او هغوی ئے سفار شونه کوی او خپل کارونه هم په هغوی باندې کوی او د وئ بره ټول کسان رضا ساتی او پتواری ته ټول خلق هم محتاجه وی او ټول افسران پرې هم کارونه کوی ځکه چې ټولې مسئلې هغوی سره

وی، د خلقو د زمکې مسئله ده که د ډومیسائل مسئله ده، که چرته څومره منسیران دی، دا ټولې مسئلې د هغوی دی، که چیف منسیر دے که څه دے چې څومره پورې مطلب که تحصیلدار دے که ډی سی او دے، اسسٹنټ کمشنر دے که څه دی، دا ټول انفارمیشن، دا چې څه خبرې دی دا ټول هغوی ته وائی چې بهی دا اطلاع گانې او دا هر څه تاسو کوئ، نو دغه غریبانان عوام ته وزگار نه وی او دوی که پیسې نه اخلی نو دغه هم د دوی مجبوری ده چې دوی ته مطلب دا دے دغه اخراجات نه ملاویری نو لهدا چې کوم د دوی د پاسه افسران دی نو د دغې سدباب د اوشی چې یره مطلب دا دے دوی ته دا اوشی چې بهی چې دا پتواری چې کومې پیسې اخلی که چرته دے دې اطلاع گانو له د چا نه اخلی یا که څه د وجه نه اخلی نو اصلی خبره دا ده چې د پاسه نه دوی ته هدايات اوشی چې دا مطلب دا دے چې منع شی نو پتواری ان شاء الله تعالیٰ زه دا وایم چې دومره پیسې به یا کرپشن دے نه شی کولے۔ بقایا د کمپیوټرائز د سسټم خبره ده نو پکار خودا ده چې دا په یو پشاور کبني نه کیږی، دا په هر یو ضلع کبني اوشی او ټول نظام دې سره به بنه شی، چا ته به تکلیفات نه وی ولې چې که پتواریانو ته تکلیفات نه وی نو نور و خلقو ته به هم تکلیفات نه وی او د هغوی دا وخت به نه ضائع کیږی، نو که په دغه صورت باندي منسیر صاحب مونږ له د دې تسلی را کوی که نه وی نوزما خودې ټول ایوان ته ولې چې دا عوامی مسئله ده بلکه دا ایوان د دې نه هم خلاف مطلب دا دے نه دے، دا هم په دیکبني دوی راخی نو لهدا که منسیر یقین د هانی رانکر له نو په دې د بیا ووتنگ اوشی۔

جناب سپیکر: مسټر محمد شیراز۔

جناب محمد شیراز: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ دور میں سب سے زیادہ جس محکمے میں اصلاح کی ضرورت ہے، وہ محکمہ مال ہے۔ جس طرح باقی اضلاع میں ریکارڈ کو کمپیوٹرائز کیا جا رہا ہے اسی طرح صوابی میں بھی اس ریکارڈ کو کمپیوٹرائز کیا جائے۔ اگر وزیر مال مجھے یہ یقین دہانی کرا دیں کہ اس میں صوابی کو بھی شامل کیا جائے گا تو میں اپنی کٹوتی کی تحریک واپس لیتا ہوں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: میڈم نگہت یاسمین اور کزنی۔

محترمہ نگہت اور کزئی: جناب سپیکر صاحب! میں ایک پوائنٹ آف آرڈر پر، یہ
تو شکر ہے کہ میں نے کٹوتی کی تحریکیں دی ہوئی ہیں تو کم از کم جب تک
اجلاس ختم نہیں ہوتا تو مجھے بولنے کا موقع متواتر ملتا رہے گا کیونکہ یہاں
سے نام میرا کٹ نہیں سکتا۔ جناب سپیکر صاحب! میں اس مسئلے پر بات نہیں
کرونگی، میں اپنے اسی پوائنٹ آف آرڈر کو یہاں پر لیکر آؤنگی کہ ہم یہاں پر
گڈے گڈیوں کی شادیاں رچانے کیلئے نہیں آتے ہیں، ہم یہاں پر عوامی مسائل
لیکر آتے ہیں اور اس کیلئے ہمیں ہر دن کسی نہ کسی بندے نے اٹھ کر پوائنٹ آف
آرڈر پر بہت سیریس بات بھی کرنا ہوتی ہے کیونکہ ہمارے مسائل جو ہیں، ہمیں
یہاں پر عوام نے بھیجا ہے کہ آپ ہمارے مسائل کی بات کریں اور اگر وہ کسی
اور طریقے سے نہیں تو پوائنٹ آف آرڈر پر بات ہوگی اور جناب سپیکر صاحب!
یہ ہماری جو اسمبلی کی روایات ہیں تو ان روایات کے مطابق میں صرف ،
چونکہ آج چیف منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں تو میں ان کے نالج میں یہ بات لانا
چاہتی ہوں کہ پارلیمانی پارٹی میں یہ فیصلہ کریں کہ آپ بھی انہی کی پارٹی کا
ایک حصہ ہیں اور سپیکر ہیں تو یہاں پر روایات یہ ہوتی ہیں کہ جب کوئی ایم پی
اے شہید ہو جاتا ہے تو اسی دن صرف اس کیلئے دعا ہوتی ہے اور ہاؤس
Adjourn ہو جاتا ہے، اس میں پھر اور کوئی بزنس نہیں ہوتی لیکن ہمیں سمجھ
نہیں آتی ہے کہ ہم اپنے Colleagues کیلئے اتنے بے حس کیوں ہو گئے ہیں کہ
ہم ان کیلئے ہاؤس تک Adjourned نہیں کر پائے؟ پھر دوسری بات جناب
سپیکر، یہاں پر یہ ہے کہ عمر ان خان شہید جو ہے، وہ آپ کے یہاں مردان سے
اس کا تعلق تھا، شہید ہوا، اس کے ساتھ قیامت اس پورے گاؤں پر ٹوٹی اور وہاں
پر ابھی تک ان کیلئے کسی قسم کا کوئی اعلان نہیں کیا گیا کہ ان کو یہاں اسمبلی کا
جو ممبر ہے، اس کیلئے پہلی گورنمنٹ نے جو اقدامات اٹھائے تھے، وہ سی ایم
صاحب گئے ہیں شاید انہوں نے بھی کوئی بات نہیں کی ہے جبکہ پہلے ایم پی ایز
کیلئے ہو چکا ہے، جناب سپیکر صاحب! اس میں ہم چاہتے ہیں کہ گورنمنٹ
فوری طور پر اقدام کرے اور دوسری بات جو پورے صوبے کیلئے ہے کہ پہلے
پانچ لاکھ روپے جو ہیں، کوئی بھی شہید ہو جاتا تھا یعنی سویلین میں تو ان کو پانچ
لاکھ روپے ملتے تھے لیکن ابھی وہ آپ لوگوں نے گھٹا کر تین لاکھ روپے کر
دیئے ہیں تو جناب سپیکر صاحب! پھر اس کو بھی ختم کر دیں، جن کے لوگ
چلے جاتے ہیں تو وہ لوگ زندگی گزار لیتے ہیں، تو اس کو بھی پھر ختم کر دیں یا

اس کو وہی پانچ لاکھ روپے پہ رکھ دیں اور باقی رہ گئی پٹوار خانے کی بات تو اس پر میں سمجھتی ہوں کہ میرے تمام Colleagues نے اتنی زیادہ بات کر لی ہے کہ پٹواری، پٹوار خانہ جو ہے میرا خیال ہے کہ ہر پٹواری اپنے اپنے علاقے کا چیف منسٹر ہی ہے، ایم پی اے چیف منسٹر نہیں ہے، پٹواری اپنے اپنے علاقے کے چیف منسٹر ہیں اور جس حلقے میں وہ ہے وہاں پر اس کی اتنی زیادہ چلتی ہے کہ وہ تمام لوگوں کو بائی پاس کر دیتا ہے اور یہاں پر میں نے یہ بار بار بات سنی ہے کہ ہمارے تمام منسٹر ز جو ہیں، وہ آج بھی بات کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ 90 دن میں ہم یہ تمام مسائل حل کر دیں گے۔ جناب سپیکر صاحب! 90 دن میں تو کچھ دن کم ہو گئے ہونگے تو آپ مہربانی کریں کہ اس 90 دن کو تھوڑا سا گھٹا کر یہ کہیں کہ ہم دو مہینے میں کر دیں گے، 60 دنوں میں کر دیں گے، 55 دنوں میں کر دیں گے کیونکہ یہ تو اجلاس چلتا رہے گا اور آخر تک یہ کہتے رہیں گے کہ 90 دن، 90 دن، تو جناب سپیکر! اس پر ہم نے بہت Effort کی کیونکہ محکمہ مال کا مطلب کیا ہے؟ مال، تو مال کا مطلب یہ ہے کہ تمام لوگ اس میں مال بناتے ہیں اور یہ نیچے سے لیکر، یعنی انہوں نے اپنے منشی رکھے ہوئے ہیں اور منشی سے لیکر اوپر تک یہ پیسے جاتے ہیں، حالانکہ یہ دس سال، یہ گیارہواں سال ہے الحمد للہ اس اسمبلی میں میرا، کبھی پٹواری اور تحصیلدار اور ان لوگوں کیلئے، یہاں پر ہاؤس میں اگر پہلے منسٹر تھے تو وہ بھی یہ بتا سکتے ہیں، کبھی گئی نہیں ہوں لیکن بات یہ ہے کہ یہاں پر ان کی پوسٹنگز کیلئے ڈیڑھ ڈیڑھ کروڑ روپے، ایک بندہ کہتا ہے کہ مجھے جی یہ One ٹکڑا دیدیں اور دوسرا کہتا کہ مجھے Two ٹکڑا، دو ٹکڑا دیدیں، اس میں پیسے زیادہ ہیں تو جناب سپیکر! یہ پٹواریوں کی صوابدید پر نہیں ہونا چاہیئے، یہ منسٹر کی صوابدید پر ہونا چاہیئے کہ وہ اس کو کونسی جگہ، کیونکہ وہ گورنمنٹ کے ملازم ہیں تاکہ وہ وہیں پر بیٹھیں اور اپنا کام ایمانداری سے کریں۔ اگر یہ یقین دہانی آجاتی ہے اور باقی رہ گیا کمپیوٹر سسٹم، سر، اس پر ذرا سا کہیں پہ ایک Error آجائے تو وہ سارا کچھاڑ جائے گا، ہر بندہ بے زمین ہو جائے گا، کسی کے پاس اگر دو فٹ زمین بھی ہوگی۔ تو اس کیلئے یہ ہے، اگر یقین دہانی کرائیں گے تو اس کو میں واپس لے لوں گی، اپنی کٹوتی کی تحریک کو Otherwise میرا تو جی چاہر ہاتھاکہ پورا بجٹ ہی اس میں لکھ دیتی کہ اتنے کروڑ روپے اتنے ارب روپے اس میں سے کاٹ لیے جائیں۔ تھینک یو جی۔

Mr. Speaker: Honourable Minister, please.

جناب علی امین خان (وزیر مال): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکر یہ جناب سپیکر۔

میں تمام معزز اراکین اسمبلی کے تحفظات کو سننے کے بعد اس حوالے سے اور جن لوگوں نے اپنی کٹ موشنز واپس لے لی ہیں، ان کا شکر گزار ہوں اور جنہوں نے اچھے اچھے مشورے دیئے ہیں، ان شاء اللہ ان پر عمل بھی ہوگا۔ باقی جہاں تک ریونیو ڈیپارٹمنٹ کا مسئلہ پیچھے سے آرہا ہے، آپ کو معلوم ہے کہ اس میں بہت سے مسائل جو آپ نے خود اجاگر کئے ہیں، کچھ مسئلے ایسے ہیں جو آپ نے اجاگر نہیں کئے لیکن دل میں سب کو معلوم ہے کہ پٹواری کو بادشاہ بنانے والا کون ہے؟ پٹواری کو بادشاہ بنانے والے ہم لوگ ہی ہوتے ہیں، اس کی بادشاہت کو ختم نہیں کرتے لیکن نعرے مارتے ہیں اخباروں میں اور ٹی وی پر اور چینلوں پر کہ جی پٹواری کلچر ختم کیا جائے۔ پنجاب میں 1988 سے اب تک

ارہوں روپے لگ چکے ہیں اس چیز کے اوپر لیکن وہاں پر بھی یہ چیز ناکام ہوئی ہے، ان شاء اللہ ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں اس بات کا کہ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت میں یہ اتنا کوئی انہونا کام نہیں ہے، Impossible نہیں ہے، یہ ان شاء اللہ، ہم ہمیشہ ٹاسک لیتے ہیں اور ان کو پورا کرتے ہیں، میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ان شاء اللہ یہ کمپیوٹر انٹرنیٹ نظام ان شاء اللہ اسی گورنمنٹ میں ہی ہوگا اور آپ سے بھی وعدہ کرتا ہوں کہ آپ کو 89 دنوں میں، 90 دنوں میں نہیں 89 دنوں میں، (تالیاں) جو ٹکڑا One، Two، Three جس کی بہت شکایات آرہی ہیں،

جن موضوعوں کی بہت شکایت آرہی ہے اور کروڑوں روپے کی باتیں ہوتی ہیں، اس کے بارے میں پہلے پہلے ان شاء اللہ وہ 30 موضوعوں میں آپ کو 89 Days کے اندر کمپیوٹر انٹرنیٹ ڈکڑ کر کے دونگاتا کہ یہ جو رشوت کا بازار گرم ہے جن بڑے بڑے موضوعوں میں، وہاں پر پہلے پہلے سٹارٹ لیا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ سات اضلاع میں ان شاء اللہ یہ کام شروع ہونا ہے جس میں ایبٹ آباد، مردان، بونیر، پشاور، کوہاٹ، بنوں اور ڈی آئی خان شامل ہیں۔ اس کے علاوہ سی ایم صاحب کے احکامات کے اوپر ہم باقی ضلعوں میں بھی ان شاء اللہ اس کو شروع کریں گے اور اس کے ساتھ ساتھ چار سہ میں UN-Habitat کے تعاون سے یہ کام شروع ہے، کافی حد تک ہو بھی چکا ہے، اس پر سرکار کا کوئی ایک روپیہ بھی نہیں لگا، اب تک اس کو UN-Habitat والے کر رہے ہیں ان شاء اللہ اور اس میں بھی کافی کام ہو چکا ہے اور ان شاء اللہ کافی امید ہے، آپ لوگ اگر دیکھنا

چاہتے ہیں کام کی نوعیت کو تو آپ بالکل آئیں، ہم آپ کو Presentation دیں گے، جو ہمارے ساتھ کام کر رہی ہیں کمپنیز، ان سے آپ بریفنگ لے سکتے ہیں۔ Monday کو میرے آفس میں ایک بریفنگ ہے اس حوالے سے، آپ آسکتے ہیں You are most welcome، مشورہ دیں ہمیں، آپ کے مشورے کے ساتھ چل کر ہم ختم کریں گے ان کو اور ان شاء اللہ اس کے علاوہ جو Settlement کی بات ہو رہی ہے، ایبٹ آباد میں اس میں جتنی بھی تعیناتی ہوئی تھی Surveyors کی، وہ سارے آرڈرز کینسل ہو چکے ہیں اور جہاں تک ابھی کمپیوٹر انڈنڈ نظام کا تعلق ہے، اس میں تھوڑا ٹائم لگے گا، آپ سب کو معلوم ہے کیونکہ یہ بہت ٹیکنیکل ہے اور تھوڑی سی غلطی بھی اس میں بہت بڑا نقصان دے سکتی ہے، اس کیلئے شروع میں اس کو مکمل ہونے تک ہم لوگ اس پٹواری کلچر سے خاتمے کیلئے ایک ایسا نظام بنا رہے ہیں جس کے اندر آپ کو پٹواری کو پیسے نہیں دینا پڑیں گے، آپ کو بینک میں چالان جمع کرانا پڑے گا۔ اس کے علاوہ جو بھی انتقال ہوگا، اس کا ایک فارم ہوگا جو کہ پٹواری سے لیکر کمشنر تک Signed ہوگا اور ویب سائٹ پر بھی وہ آئے گا آپ کے پاس، آپ چیک کر سکتے ہیں اس کو اور خدانخواستہ اس میں اگر کوئی غلطی آتی ہے تو اس میں پٹواری کو نہیں نکالا جائے گا، اوپر والے افسر کو نکالا جائے گا کیونکہ آپ سب کو یہ معلوم ہے کہ پٹواری اگر کھاتا ہے تو کسی کیلئے کھاتا ہے، کسی کو کھلاتا بھی ہے ساتھ، تو میں اس میں زیادہ ڈیٹیل میں نہیں جاؤنگا، آپ سب شکر ہے ماشاء اللہ کافی سمجھدار ہیں اس معاملے میں، لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں اس بات کا کہ پٹواری کلچر کا خاتمہ ہم ہی کریں گے کیونکہ اب تک اس کلچر کا خاتمہ اس لئے نہیں ہوا کہ جو بھی اس کا خاتمہ کرے گا، اس کی جیب خالی ہو جائے گی، تو ہماری جیبیں شکر ہے پہلے سے بھری ہوئی ہیں، میں اس فلور پر آپ کے ساتھ وعدہ کرتا ہوں کہ آپ سب جتنے بھی ممبر بیٹھے ہیں، آپ لائیں کہ جو بندہ کرپشن کر رہا ہے، ثبوت ساتھ لائیں اور ثبوت لانے کے بعد اگر ہم اس کو نہیں نکالتے تو پھر سمجھ جائیں کہ ہم کرپٹ ہیں۔ اگر ہم عمل کرتے ہیں تو اس کے بعد ان شاء اللہ ہمیں ایک موقع دیں، ابھی ہم نئے نئے یہاں پر آئے ہیں، ان شاء اللہ ایک جنون کے ساتھ آئے ہیں، بڑا اعتماد ہمارے اوپر کیا گیا ہے، یقین دلاتے ہیں آپ کو ان شاء اللہ کہ یہ نظام بالکل ٹھیک ہو جائے گا اور اس سے پہلے ہی آپ کو ان شاء اللہ ہم ایسے اقدامات کر لیں گے کہ کنٹرول ہو جائے گا بہت زیادہ۔ باقی جو تحفظات آپ کے ہیں، ان شاء اللہ مزید جب رابطے میں ہمارے ساتھ رہیں، ہم کلئیر کریں گے ان شاء اللہ ان کو اور یہ ہمارے سی ایم صاحب کی ہدایت پر بورڈ آف ریونیو کے

سیکرٹری کی نگرانی میں ایک Complaint Cell بھی قائم کیا ہے اس کا یہ نمبر ہے 9210553، یہ اپنے حلقوں میں آپ دے سکتے ہیں اور اس کے علاوہ آپ کے حلقوں کیلئے ضلعوں میں بھی ہمارا جو AC ہے، وہ اس شکایت سیل کا انچارج ہم نے مقرر کر کے، وہاں پر بھی ہم کام کر رہے ہیں، آپ سب لوگوں کے تحفظات، اور بھاشا ڈیم کے حوالے سے جو بات ہے، اس میں جو رقم رکھی گئی ہے، وہ دیامیر اور چیلاس کی زمین کے ریٹ کے مطابق رکھی گئی ہے اور اس کے علاوہ پٹواری کے اس نظام کو ختم کرنے کیلئے یہ کل ہی ہماری میٹنگ ہوئی ہے اس پر، اور ہم ایک Revaluation of land کر رہے کیونکہ ہماری زمینوں کے جو ریٹس ہیں، وہ بہت غلط لکھے ہوئے ہیں اور اس کی وجہ سے سرکار کو ٹیکس بہت کم آرہا ہے تو ان شاء اللہ اس کیلئے اگلے مہینے ہم ٹینڈر دے رہے ہیں، کمپنیاں آرہی ہیں، وہ اس ساری زمین کے ریٹ کو دوبارہ Revaluate کریں گی اور اس کے بعد ان شاء اللہ ایک تو ہمارا ریونیو بھی جنریٹ ہوگا اس سے اور یہ جو پٹواری کلچر میں آپ سے ریٹوں کی وجہ سے رشوت لی جاتی ہے، وہ ختم ہو جائے گی۔ میری گزارش ہے آپ سے کہ ان شاء اللہ ہر قسم کے، جس طرح بھی اقدامات ہونگے، آپ ہمارے ساتھ چلیں گے، اس میں آپ کے مشورے پر عمل کیا جائے گا اور آپ اپنی کٹ موشنز واپس لیکر ہمیں کام کرنے کا موقع دیں، ان شاء اللہ ہم آپ کی امیدوں پر پورا اتریں گے، ان شاء اللہ۔ شکر یہ۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: ارباب اکبر حیات صاحب! آپ نے وہ.....

ارباب اکبر حیات: واپس می واخستو سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ آمنہ سردار۔

محترمہ آمنہ سردار: جی جناب سپیکر، میں واپس لیتی ہوں اپنی کٹ موشن۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ محمدرشاد خان۔

جناب محمدرشاد خان: میں Withdraw کر تا ہوں سر۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: Withdrawn۔ سید جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: واپس لیتا ہوں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: Withdrawn۔ نوابزادہ ولی محمد خان۔

نوابزادہ ولی محمد خان: واپس لے رہا ہوں جی۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Withdrawn. Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 6, therefore, the question - - - - -

محترمہ نگہت اور کزئی: جناب سپیکر۔

Mr. Speaker: Oh sorry, sorry.

محترمہ نگہت اور کزئی: جناب سپیکر صاحب! آپ اکثر خواتین ممبرز کو بھول جاتے ہیں۔ سر، ہم لوگ خواتین ہیں، پہلے سراج الحق صاحب نے ہمارے لئے الگ اسمبلی کی بات کر لی۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے کہا تھا، آپ نے کہا تھا کہ میں مشروط طور پر واپس لیتی ہوں۔

محترمہ نگہت اور کزئی: جی، لیکن جناب سپیکر! یہ ہے کہ پہلے سراج الحق صاحب نے الگ اسمبلی کی بات کر لی اور پھر اسکے بعد ابھی خواتین کو بھولنا، تو دیکھیں نا وہ کہتے ہیں، عورتیں جو ہیں، علامہ اقبال صاحب نے کہا ہے کہ ان سے تو کائنات میں رنگ ہوتا ہے جی، عورتوں کی اگر نمائندگی نہ ہو، عورت بات نہ کرے، بولے نہیں، بہر حال میں واپس لیتی ہوں جی۔

Mr. Speaker: Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 6, therefore, the question before the House is that Demand No. 6 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted.

(Applause)

جناب مظفر سید: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جناب مظفر سید صاحب۔

Mr. Muzaffar Said: Thank you, Janab Speaker. I want to move a resolution with the regard to proceeded load shedding by the NPCC, Islamabad, for which rule 124 may be suspended under rule 240 of the Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. Thank you, Sir.

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240, to allow the honorable Member to move his resolution.

Basically یہ ریزولوشن آئی ہے، انہوں نے کہا ہے کہ NPCC مسلسل اسلام آباد سے بجلی بند کر رہا ہے اور جو یہاں پیسکو بھی بند کر رہا ہے تو تقریباً 20 سے لیکر 22 گھنٹے تک پہنچ جاتی ہے تو اس لئے قرارداد Move کی ہے۔ ہم نے پارلیمانی لیڈرز سے ریکویسٹ بھی کی تھی، اکبر حیات صاحب سے بھی بات ہوئی ہے تو میرا خیال ہے کہ اس کے حوالے سے یہ کہتے ہیں کہ ایک جو انٹ قرارداد آجائے اسمبلی کی، (شور) دیکھیں میں ایک بات بتاؤں گی، محمد علی شاہ صاحب، محمد علی شاہ صاحب۔

سید محمد علی شاہ: جناب سپیکر صاحب! کہ جو انٹ قرارداد راولی نوا پوزیشن بہ ہم شی او تریٹری بنچز بہ ہم شی نو یو بنہ میسج بہ لار شی تولو تہ جی، جو انٹ قرارداد بانڈی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جناب اسرار اللہ گنڈاپور، پلیز۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور (وزیر قانون): سر میں سمجھتا ہوں کہ جس مسئلے کو انہوں نے اس ہاؤس میں اٹھایا ہے، یہ یقیناً حل طلب مسئلہ ہے اور اس میں جو باقی پارلیمانی لیڈرز ہیں، اگر انکے خدشات ہیں تو جو انہوں نے ریزولوشن پیش کی ہے تو یہ اگر انکو اجازت دیں تو انکے Behalf پہ سب کی طرف سے یہ پیش کر رہے ہیں اور اگر Suppose اس میں کوئی امینڈمنٹس لا رہے ہیں تو یہ Propose کریں اور یہیں سے میرے خیال میں یہ سلسلہ چل سکتا ہے۔

جناب سپیکر: اس میں یہ ہو سکتا ہے، تھوڑا یہ بریک کے دوران، بریک کے دوران جو ہمارے پارلیمانی لیڈرز ہیں، بیٹھ جائیں گے، ایک جوائنٹ ریزولوشن لائیں گے۔ فضل کریم صاحب۔

جناب عبدالکریم: سپیکر صاحب! پہ NPCC کنبی زمونر د صوبی نمائندگی داسی پکار دہ چہ زمونر د صوبی چہ ہلتہ کوم ستیاف دے، کوم افسران دی نوہلتہ زمونر د صوبی نمائندگی نشته نوپہ دہ ریزولوشن کنبی دا ہم ڊیکلیئر شی چہ زمونر د یو Concerned سرے چہ یہ یو مضبوطہ عہدہ بانڈی ناست وی نوہغہ بہ دہ صوبی تحفظ کوی ولہ چہ ہلتہ پہ یو بتن بانڈی اووہ گرد و نہ بندیری او د ہغی نوم دے د صوابی بتن، وائی چہ صوابی کو بند کردو نوپہ یو خائے اووہ گرد و نہ بند شی۔ ڊیرہ مہربانی۔

جناب سپیکر: ابھی روٹین بزنس چلا لیں گے، بریک میں آپ لوگ بیٹھ جائیں گے، اس کیلئے ایک ڈرافٹ تیار کر لیں گے اور پھر -----
جناب یوسف ایوب خان (وزیر مواصلات): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی یوسف ایوب صاحب۔

وزیر مواصلات: شکریہ ادا کرتا ہوں اپنے ساتھی کا اور تمام دوستوں کا کہ یہ انہوں نے ایک بڑا Important issue take up کیا ہے، میں اس ہاؤس کی وساطت سے کم از کم جس میں ہمارے صوبے کے عوام ہیں، انکو ایک چیز واضح کرنا چاہتا ہوں، آپ کی طرف سے بھی اور اپنی طرف سے بھی، کہ یہ Purely hundred and one percent جو مسئلہ ہے، وہ مرکزی حکومت کا ہے، صوبائی حکومت کا کام ہے کہ ان پر پریشر ڈالے، ان کو ریکویسٹ کرے،

جو تکلیفیں ہمارے لوگ ادھر سہہ رہے ہیں لیکن ایک غلط تاثر دیا جاتا ہے کہ جیسے یہ لوڈ شیڈنگ جو دس دس دفعہ دن میں ہورہی ہے، یہ کوئی صوبائی حکومت کی ذمہ داری ہے یا انکے اختیار میں ہے تو کم از کم ایک چیز واضح ہونی چاہیئے لوگوں کو اس صوبے کے، کہ یہ Purely ذمہ داری مرکزی حکومت کی ہے اور یہ مرکزی حکومت کی ذمہ داری ہے کہ جو صوبہ سب سے زیادہ بجلی اس پاکستان میں Produce کرتا ہے، اسکو جو محروم کر رہے ہیں، یہ انکی اپنی ذمہ داری ہونی چاہیئے اور انکو اپنی یہ ذمہ داری محسوس ہونی چاہیئے۔ شکر یہ۔

جناب سپیکر: بس آپ ایک بات کر لیں گے پھر اسکے بعد روٹین بزنس پر چلے جائیں گے۔ میں آپ کو موقع دے رہا ہوں، میں صرف اتنا عرض کروں، میں آپ کو موقع دے رہا ہوں، میں موقع دے رہا ہوں، میں صرف اتنا عرض کر رہا ہوں۔ نہ وہ جواب دیدیں، میں آپ کو روک نہیں رہا۔ ہاں سردار صاحب۔

جناب سردار حسین: زہ سپیکر صاحب! دا یوہ ڈیرہ اہمہ خبرہ دہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سردار بابک صاحب! میرے خیال میں وہ جواب دیدیں گے، اسکے بعد آپ کر لیں گے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! یہ واقعی بہت بڑا مسئلہ ہے، نہ صرف صوبہ خیبر پختونخوا کے عوام کیلئے بلکہ پورے پاکستان کے عوام کیلئے ایک سنگین مسئلہ ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ بجلی کا مسئلہ اگر، خواہ وہ مرکزی حکومت ہو خواہ وہ صوبائی حکومت ہو، حل ہو جائے تو تقریباً پاکستان کے عوام کے 80% مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ اب یہ جس طرح محترم یوسف ایوب صاحب نے بات کی ہے کہ یہ صوبے کا مسئلہ نہیں ہے مرکز کا مسئلہ ہے، میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس طرح لوگوں کو لولی پاپ نہیں دکھا سکتے، ان کو اس طرح آپ مطمئن نہیں کر سکتے ہیں کہ یہ ہمارا مسئلہ نہیں ہے، یہ مرکز کا مسئلہ ہے۔ مرکز والے یہ کہیں کہ یہ ہمارا مسئلہ نہیں ہے، (تالیان) یہ

صوبے کا مسئلہ ہے۔ جناب سپیکر صاحب! عوام نے، خیبر پختونخوا کے لوگوں نے پی ٹی آئی کو بہت بڑا مینڈیٹ دیا ہے، تحریک انصاف کو جو مینڈیٹ دیا ہے، آپ، وزیر اعلیٰ صاحب اور آپکی کابینہ اس مسئلے کو اٹھائیں، مرکزی

گورنمنٹ سے آپ مطالبہ کریں، اگر وہ آپ کے کسی جائز مطالبے کو نہیں مانتے ہیں تو ہم بھی آپ کا ساتھ دیں گے، ہم خیبر پختونخوا میں رہتے ہیں۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: مہربانی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! جناب سپیکر صاحب، یہ صوبہ

خیبر پختونخوا بجلی پیدا کرنے والے صوبوں میں سب سے اہم Role play کرتا

ہے، آپ اور وزیر اعلیٰ صاحب اور اسکی پوری ٹیم یہ عہد کریں ادھر اسمبلی

کے اندر، ہم اس وقت کسی دوسرے صوبے کو بجلی سپلائی نہیں کریں گے جب

تک خیبر پختونخوا کی ڈیمانڈ پوری نہیں ہوتی ہے، ہم آپ کا ساتھ دیں گے لیکن

آپ یہ بات کہہ کر لوگوں کو مطمئن نہیں کر سکتے کہ یہ مرکز کا مسئلہ ہے

کیونکہ مرکز زیادتی کرتا ہے، کسی ڈویژن کے ساتھ یا کسی صوبے کے ساتھ،

یہ ہم سب کا مسئلہ ہے، ہم اسکو Takeup کریں گے اور ہم آپ کا ساتھ دینگے، آپ

یہ بات برائے مہربانی آئندہ نہ کہیں کہ یہ مرکز کا مسئلہ ہے، آپ یہ کہیں کہ ہم

مرکز کے ساتھ بیٹھ کر اس مسئلے کو حل کروانے کی کوشش کریں گے۔ ہم آپ

کے ساتھ ہونگے۔ بڑی مہربانی۔

جناب سپیکر: سردار بابک صاحب، Okay۔

(عصر کی اذان)

جناب سپیکر: سردار حسین بابک صاحب۔ سا رہی چھ بجی بہ وفقہ کوؤد مونغ د

پارہ او د چائے د پارہ۔

جناب سردار حسین: شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، مونر خود هغه آنریبل

ممبر شکریہ ادا کوؤد حکومتی، چپی د بجلی پہ دپی دومره اہمہ مسئلہ باندی هغوی

قرارداد دلته راوړو او د دپی صوبی او د دپی اسمبلی روایات چیف منسٹر ناست

دے، هغه دا پاتې شوی دی چپی د دپی صوبی چپی کوم مسئلہ وی، کومہ اہمہ مسئلہ

وی نو دا ټول هاؤس چپی دے، دا سکندر خان ہم دلته ناست دے، متفقہ قرارداد د

ټولو پارټو پارلیمانی لیڈران جوړ کړی قرارداد، په هغې باندې ټول دستخطی

وکړی، هغه راشی۔ سپیکر صاحب! ز مونر د دپی حکومت په نیت باندې شک نشته

خودا د دپی مسئلو د Highlight کولو یا د دپی مسئلو د حل کولو طرف ته دا

Approach چي دے، دا Approach د صوبې په مفادو کښې نه دے۔ سپيکر صاحب! تاسو Rule هم Relax کړو او که مونږ مداخلت نه کوو، نن بيا حکومت دې صوبې له دا ميسج ورکول غوښتل چې د دې صوبې په دې دومره اهمه مسئله کښې خدائے مه کره دا اپوزيشن د حکومت ملگرے نه دے۔ سپيکر صاحب! زه ډير په معذرت سره دا خبره کوم چې زموږ کوشش دا دے چې دا اسمبلي هم اوچليږي، زموږ کوشش دا دے چې د دې صوبې کومې مسئلې دي، د هغې د ادراک او د هغې د حل طرف ته مونږ ټول متفقه لار شو خو که د حکومت دا Approach وي، د حکومت په وزيرانو کښې برداشت نشته، د مسائلو د حل طرف ته د هغوی Approach هم دا دے نو سپيکر صاحب! زه بيا نن دا خبره واضح کول غواړم چې بيا به دا زموږ نه نه وړانږي دا به د حکومت نه وړانږي او زه په دې خبره هم نن ډير زيات خوشحاله يم سپيکر صاحب، (تالیاں) زه نن په دې خبره باندې هم زيات خوشحاله يم چې نن د حکومت يو غړے پاڅي او د دې ټولې صوبې خلقو ته دا خبره کوي چې دا مسئله د صوبې نه ده، زه باور درکوم دې ټول حکومت له سپيکر صاحب، چې د صوبې په هره مسئله کښې، دا که د لوډ شيډنگ مسئله ده، دا که د امن و امان مسئله ده، دا که د بيروزگاري مسئله ده، د دې صوبې د خلقو تر لے هره مسئله چې ده، چې تاسو سپيکر صاحب! حکومت يو قدم را مخکښې کيږئ، زه په فلور آف دي هاؤس دا خبره کوم چې مونږ به پينځه قدمه مخکښې درځو (تالیاں) خود هغې سره تر لے دا خبره کوم چې په نيت کښې کوم فتور په لږو ورځو کښې د حکومت وینو، ماته په دې باندې ډير زيات افسوس دے سپيکر صاحب۔ نو سپيکر صاحب! تاسو نه هم دا طمع کوم چې بيا بيا دا Repeat کول نه غواړم خو مونږ محسوسوؤ دا چې د دغه ځائے هم هغه طرف ته ډيره زيات توجه کيږي او دې طرف ته توجه چې ده، هغه کمه کيږي۔ سپيکر صاحب! زه به تاسو ته هم دا خواست کوم چې دا خلق چې دي، دا ستاسو د ډيري توجه طلب گار دي او مستحق دي، هغه خلق دومره طلب گار او مستحق نه دې څومره طلب گار او مستحق چې دا خلق دي۔ زه به ستاسو نه هم دا طمع کوم چې دې خلقو ته به ډيره زياته توجه ورکوي سپيکر صاحب۔ ډيره زياته مهرباني۔

جناب سپيڪر: يو وضاحت ڪوم، چيف منسٽر صاحب خبره ڪوي، دلته زمونڙه معزز ممبر دے، اڪبر حيات خان سره ما په چيمبر ڪنڀي خبره و ڪړه چې تاسو اپوزيشن پارليمانی ليڊرز سره خبره و ڪړي چې دا مونڙيو جوائنٽ دغه موڙ ڪرو په دې باندي او اڪبر حيات صاحب دا ذمه واري واخستله چې زه څومره اپوزيشن ليڊرز دي، پارليمانی ليڊرز دي، هغوی سره زه خبره ڪوم خو ما ته پته نشته چې دوي سره تاسو خبره ڪړي ده، نه ده ڪړي؟ هغوی سره ئه خبره ڪړي وه۔ زه چيف منسٽر صاحب ته خواست ڪوم چې خپل نقطه نظر پيش ڪري۔

جناب پرويز خٽک (وزير اعليٰ): جناب سپيڪر صاحب! د ٽولون نه اول خواورنگزيب صاحب خبرول هم غواړم او پوهه ڪول هم غواړم، بابڪ صاحب هم پوهه ڪول غواړم چې اول خو خپل Constitution وگوري، په ديكښي 74 Straightaway Article لاندې راغلي دي۔ Electricity falls under the Federal Government نو دا خو زما خيال دے هر تعليم يافته سري ته هم پته ده چې دا واپدا يا اليڪٽريسيٽي يا گيس دا وفاقي ڪار دے او هغوی به دا مسئله حل ڪوي، مونڙه هغوی سره تعاون ڪوؤ۔ صوبائي حڪومت خودا دے چې مونڙيات نه زيات په دغه Electric power ته دغه و ڪرو خودي وخت ڪنڀي مونڙيه Hydle power باندي لگيا يو، Solar باندي لگيا يو او ان شاء الله دوه دري مياشتي ڪنڀي دننه به مونڙ تاسو ته او بنايو، At least چار، پانچ هزار ميگا واٽ سڪيمونه مونڙ روان ڪري دي، په هغې ډونر زهم راروان دي، هغه به ڪوؤ۔ د دې نه مخڪنڀي هم پڪار وه چې دلته ڪنڀي دا ڪار شوے وے نوزه خود بابڪ صاحب په دې خبره حيران شوم چې يره زمونڙ رويه خرابه ده، مونڙ خو تر ننه پوري په هر څه ڪنڀي تعاون ڪوؤ، مونڙ خو ستاسو هر خبره اورواو ڪوم ځائے ڪنڀي په هغې ڪنڀي Change غواړي، مونڙ لگيا يو په هغې ڪنڀي Changes هم ڪوؤ او ڪه تاسو په يوه خبره دومره خفه شئ، نه ده دا د دې صوبي خبره، دا د وفاق خبره ده، هغوی پڪار دے تر ننه پوري، زمونڙ 13 پرسنٽ شيئر دے، څومره چې روزانه بجلي په دې صوبه ڪنڀي، ملڪ ڪنڀي پيدا ڪيري، تر نن پوري مونڙ ته 13 پرسنٽ شيئر هم پوره نه را ڪوي۔ زما د وفاقي وزير

سرہ د واپڊي خبري شوي دي، زما سيڪريٽري واپڊا سره خبري شوي دي، ما هغوي نه شيڊول غوبنتي دے، شيڊول راواستوي، شيڊول ئے مونڙ ته راواستولو، په خپل شيڊول هم Implementation نه کوي، هلته نه بجلي بنده کري نو مونڙ څه چل وکړو چې شيڊول هم راته را کړي، په هغې عمل نه کوي، مونڙ ته خپله حصه هم نه را کوي او بيا به هم مونڙ وايو چې دا زمونڙ کار دے؟ زمونڙ کار خو دا دے چې واپڊي منسٽر صاحب سره زما دوه ځله خبري شوي دي، سيڪريٽري واپڊا سره زما دوه ځله خبري شوي دي، دلته چيف ايگزیکټيوروزانه زه راغواړم، هغه هم دا ټرا کوي چې څنگه په شيڊول باندي کار وکړم چې بجلي رانه هلته کبني اسلام آباد نه بنده کړي؟ نوزه حيران يم چې تر نن پوري، زمونڙ بجلي که دلته کبني بجلي پوره هم شوه نو دلته بندوبست زمونڙ سره نشته چې سبا هغه بجلي وچلوؤ ځکه چې واپڊا پيسې نه ورکوي، دلته کبني هغه سسټم دومره کمزور دے، زمونڙ 24 سو ميگا واپت دلته ضرورت دے که مونڙ له 24 سو ميگا واپت دا صوبه پوره کړي نو زمونڙ سسټم هغه بجلي اخسته نه شي، د دې د پاره ترننه پوري چا سوچ هم نه دے کړے، کار ئے هم نه دے کړے۔ زه روان يم اسلام آباد ته سره د سيڪريٽري چې مونڙ هغه بندوبست دلته سسټم خو تهپيک کړو نو که دا بجلي ټول پاکستان کبني پوره هم شوه نو د دې صوبي سسټم دومره خراب دے چې مونڙ ئے بيا هم نه شواخسته نو که نن مونڙ دا وايو چې دا زمونڙ ذمه واري نه ده، دا د واپڊي ده نو مونڙ ته ئے حواله کړئ، دې صوبي ته ئے حواله کړئ، مونڙ ته اختيار را کړئ نو مونڙ گورو چې دا واپڊا تهپيک کيږي که نه؟ (تالیاں) نوزه صرف، دا اپوزيشن زما ورويه دي، مونڙ په يو ځائے چليدل غواړو او که ستا سوبيا هم زمونڙ دا رويه خوبنه نه ده نوزه نه پوهيږم چې مونڙ کومه رويه اختيار کړو؟ مونڙ خود چا سره څه سخته خبره هم نه ده کړي، تاسو چې څه شے راپيش کړے دے، مونڙ ټولو هغه Accept کړے دے، ستاسو چې څه رائے راغلي ده مونڙ يقين درکوؤ چې په هغې ټولو به کار کوؤ، مونڙ خوتا سو سره چليدل غواړو، مونڙ خود دې صوبي د حقوقو د پاره، ستاسو حکومت وود دې مخکبني، دا حقوق به تاسو اخستي وو، تاسو سره هغه وخت کبني غم نه و نو اوس مونڙ په تکليف کبني ناست يو، دوه سوه ميسجز روزانه راځي، مونڙ پوري خدا کيږي چې يره د پي ټي آئي حکومت دے او بجلي نشته دے نو دا زمونڙ ذمه واري نه ده، البته

تاسو راپاڻي ۽ مونڙ سره ڄي ڊا واپڊا ڊ صوبڀ تہ حوالہ ڪري نوبيا زہ گورم ڇڀ ڊي ڪال ڪنبڀ ڊا لوڊ شيڊنگ ختمپري ڪہ نہ ختمپري؟ ڀہ ہفتہ ڪنبڀ ختمپري۔

(تالیاں) مونڙ خويو چيلنج Accept ڪرے ڊے ڪہ زہ ڊلتہ وزيراعليٰ

يم نوزہ خوتا سوتہ يقين ڊر ڪوم ڪہ زہ ڊا مسئلي حل ڪولي نشم، ڊلتہ ڪرپشن ختم نہ ڪرے شم، ڊ ڊي صوبڀ ستا سو ڪارونہ، ڊا ڇڀ ڪوم حالات ڊي ڊ صوبڀ، ڊا تهيڪ نڪرم، زہ تاسو سرہ و عده ڪوم ڇڀ زہ بہ ڀہ ڊي سيٽ نہ ڪنبينم، زہ ڊ ڊي ڊ پارہ نہ يم راغلي ڇڀ زہ يو وزيراعليٰ يم او مسئلي نشم حل ڪولي (تالیاں) نو پليز

بابڪ صاحب! زہ تاسو تہ ريڪويست ڪوم ڇڀ مونڙ بہ ورورولي ڪوؤ، مونڙ بہ تاسو سرہ مدد ڪوؤ ڇڀ هيچرڀ ہم ڊا سوچ ونڪري ڇڀ ڊا ڊ هغه غاري ڀہ ايم ڀي اے او ستا سو ڊ غاري ايم ڀي اے ڪنبڀ بہ فرق وي، ڊا بہ يورنگ وي۔ (تالیاں) نورڀ خبرڀ نہ ڪوم۔ ڊيره مهرباني، شڪريہ۔

جناب سڀيڪر: زما خيال ڊے ڊ بريڪ ٿايم ڊے، مونخ لہ بريڪ بہ وڪرو او ڊي وخت (مداخلت) ٿايم شارٽ ڊے، زمونڙ شوڪت يوسفزي او يوسف ايوب صاحب بہ، ڇڀ ستا سو پارليمانني ڪوم ليڊرز ڊي، هغوي بہ ڊر سرہ ڪنبيني او ڊ ڊي ڊ پارہ بہ يو جوائنٽ ڊرافٽ جوڙ ڪري۔

(اس مرحلہ ڀر ايوان ڪي ڪارروائي عصر ڪي نماز ڪيلئے ملتوي هوگئي)

(وقفہ ڪے بعد جناب سڀيڪر مسند صدارت ڀر متمڪن هوئے)

جناب سڀيڪر: نگهت اور ڪزئي۔

محترمہ نگهت اور ڪزئي: جناب سڀيڪر! ہمارے اس معزز ايوان ميں يهاں ڀر جتنے بهي ہمارے Colleagues بيٺھے ہوئے ہيں سر، ان ڪو تو خود بهي پتہ به ڪيون ڪہ بہت سے يهاں ڀہ ايسے بهي لوگ موجود ہيں جو بہت Experienced ہيں۔ يهاں ڀہ ہماري اسمبلي ڪا سٽاف اور يهاں ڀہ بيورو ڪريسي ڪے جو بهي ہمارے دوست اور پوليس، اس ڪے علاوہ اور جو ادارے ہيں، وہ صبح سویرے اٿھ بجه سے ليڪر رات ڪے گيارہ بجه تک وہ لوگ ڪام ڪرتے ہيں جناب سڀيڪر صاحب، ہم لوگ چار بجه ڪا ٿايم ڊيتے ہيں، ہمارے لوگ جو ہيں، وہ پانچ بجه انا شروع

کرتے ہیں اور گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ ضائع ہو جاتا ہے۔ باہر لوگوں کو جو ہمارے پولیس والے، سپیشل برانچ والے، ہماری فورسز ہیں، ان کو کتنی تکلیف ہوتی ہے؟ پھر ہم چھ بجے کو جب یہاں سے ٹی بریک کرتے ہیں تو سات بجے ہم آنا شروع کر دیتے ہیں اور پھر یہاں پہ ہاؤس میں یہ بات بھی بار بار دہرائی جاتی ہے تمام منسٹروں کی طرف سے کہ جلدی جلدی اس بجٹ کو پاس کیا جائے، تو جناب سپیکر! اگر ایسے ہی ہمارے دو دو، تین تین گھنٹے ضائع ہوئے، ہم لوگ تو آرام سے اٹھکے آجاتے ہیں اور گھروں میں Lunch بھی کر لیتے ہیں لیکن جو سٹاف ہے، جو بیورو کریسی ہے، جو ہماری فورسز ہیں جناب سپیکر، ان کو بہت زیادہ تکلیف ہے، تو آپ پابند بنائیں تمام اپوزیشن کے لوگوں کو بھی اور اپنے ٹریژری بنچز والوں کو بھی کہ یہ لوگ وقت کی پابندی کریں اور وقت کی پابندی ویسے بھی ہمارے ملک کیلئے اور خاص کر KPK کیلئے بہت زیادہ ضروری ہے۔ جناب سپیکر، تھینک یو۔

جناب سپیکر: زما پہ خیال باندی ڊیره یواہم خبره ده چي یو طرف ته ڊیر قیمتی وخت دے، بیا زمونږ په وجه باندې دا ټول روډونه هم ډسټرب وی نو چي زمونږ څومره حکومتی ارکان دی او زمونږ چي د اپوزیشن کوم ورونه دی، ټولو ته دا خواست دے چي د ټائم پابندی وکړئ چي مونږ کوم مقصد له راځو چي هغه پوره شی۔ زه یو ځل بیا هم چي میډم کومې خبرې طرف ته اشاره وکړه نو د هغې باره کنبې تاسو ته ریکویسټ کوم چي سبا له خیره چي کوم اجلاس شروع کیږي چي هغه باقاعده مونږ تهیک چار بجې شروع کړے شو۔

محترمہ معراج ہمایون: جناب سپیکر! اس سلسلے میں ایک بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: میڈم! میرے خیال میں ہم ابھی اپنے ایجنڈے کی طرف جائیں گے۔

محترمہ معراج ہمایون: میں اس سلسلے میں صرف ایک بات کرنا چاہوں گی۔

جناب سپیکر: میڈم معراج ہمایون۔

محترمہ معراج ہمایون: د وخت د پابندی د پارہ شکر یہ سپیکر صاحب۔ وقت کی پابندی میں بھی آپ کو سپورٹ کرتی ہوں لیکن ساتھ ساتھ پھر میری ریکویسٹ ہے، خاص کر اپوزیشن ساتھیوں سے کہ آپ اپنی سپیچز بھی بہت کم کر لیں

مہربانی کر کے، ابھی تک ہم نے ایک ہی کٹ موشن کی ہوئی ہے، اگر جلدی جلدی ہو جائے، جلدی جلدی بات ختم ہو جائے تو بہت شکریہ۔

Mr. Speaker: Demand No. 7, Demand No. 7: Mr. Jamshaid-ud-Din, honourable Advisor for Excise & Taxation, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 7.

جناب جمشید الدین (مشیر آبکاری و محاصل): جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 45 کروڑ 94 لاکھ 51 ہزار سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2014ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران آبکاری و محاصل کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 45 crore 94 lac 51 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2014, in respect of Excise & Taxation. ‘Cut motions on Demand No. 7’: Arbab Akbar Hayat Khan, to please move his cut motion on Demand No. 7.

ارباب اکبر حیات: جناب سپیکر صاحب! دا زہ دنو سو روپو کٹ موشن پیش کوم خو دی نہ مخکبئی چونکہ دا محکمہ زمونر آنریبل چیف منسٹر صاحب سرہ دہ نو د دوئی پہ آنر کبئی زہ Withdraw کیرم۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: میڈم آمنہ سردار۔

محترمہ آمنہ سردار: جی، جناب سپیکر! میں آٹھ ہزار روپے کٹوتی پیش کرتی ہوں، چونکہ وزیر اعلیٰ صاحب کا محکمہ ہے تو ان کے آنر کیلئے میں Withdraw کرتی ہوں جی۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Madam Ruqia Hina, to please move her cut motion on Demand No. 7.

محترمہ رقیہ حنا: جناب سپیکر صاحب، میں ساٹھ ہزار روپے کی کٹوتی پیش کرتی ہوں لیکن ساتھ ہی میں Withdraw بھی کرتی ہوں وزیر اعلیٰ صاحب کے آنر میں۔

Mr. Speaker: Madam Romana Jalil, to please move her cut motion on Demand No. 7.

محترمہ رومانہ جلیل: میں تین سو روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees three hundred only. Mr. Zarin Gul, to please move his cut motion on Demand No. 7.

جناب زرین گل: محترم سپیکر صاحب، زما کٹ موشن د سلور روپو دے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Mr. Muhammad Reshad Khan, to please move his cut motion on Demand No. 7.

مجھے پتہ نہیں کہ آپ اچھا۔۔۔۔۔

(شور)

محترمہ نگہت اور کزئی: جناب سپیکر، ہمارے پارلیمانی لیڈرز نے متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا ہے کہ جو یہ کٹ موشنز ہیں، ہم اس کو متفقہ طور پر Withdraw کرتے ہیں کیونکہ۔۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب سردار حسین: صرف ایک سائز اینڈ ٹیکسیشن۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت اور کزئی: نہیں، صرف ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کی جو ہیں نا (تالیاں) ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کی وہ ہم Withdraw کرتے ہیں تاکہ (تالیاں) یو منت اوس خبرہ کوم لبر صبر کوئ۔ اور جو ہماری Important cut motions ہیں، اس پہ ہم بات کرینگے لیکن چونکہ یہ محکمہ جو ہے، یہ والا محکمہ، اس پہ ہم تمام لوگ متفقہ طور پر Withdraw کرتے ہیں تو میں خود بھی اس کو Withdraw کر رہی ہوں۔

(شور)

جناب سپیکر: نہیں ابھی کیا کریں، یہ بات ٹھیک ہے کہ نہیں؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور (وزیر قانون): Withdraw کر دی ہیں سر، Withdraw کر دی ہیں سر۔

جناب سپیکر: Okay، چلو میں موقع دیتا ہوں، میں بالکل موقع دیتا ہوں۔

Mr. Muhammad Reshad Khan. Not present, it lapses. Sardar Mehtab Ahmad Khan. Not present, it lapses. Sardar Aurangzeb Nalotha. Sardar Zahoor Ahmad Khan.

سردار ظہور احمد خان: جناب سپیکر، میں دو لاکھ روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees two lacs only. Mr. Syed Jafar Shah.

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر، اپوزیشن تھوڑی Friendly بن رہی ہے تو میں بھی Withdraw کرتا ہوں اپنی کٹوتی کی تحریک۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Mr. Shah Hussain, to please move his cut motion on Demand No. 7.

جناب شاہ حسین خان: واپس اخلم جی۔

جناب سپیکر: میڈم ٹوبیہ شاہد۔

محترمہ ٹوبیہ شاہد: پانچ سو روپے کی کٹ موشن کی تحریک پیش کرتی ہوں لیکن میں اس کو Withdraw کرتی ہوں وزیر اعلیٰ صاحب کے حق میں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: مسٹر صالح محمد۔

جناب صالح محمد: جناب سپیکر، یہ محکمہ چونکہ وزیر اعلیٰ صاحب کے پاس ہے اور میں وزیر اعلیٰ صاحب کے آنر میں کٹ موشن Withdraw کرتا ہوں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: میڈم عظمیٰ خان۔

محترمہ عظمیٰ خان: میں پانچ سو روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five hundred only. Mr. Askar Parvez.

جناب عسکر پرویز: جناب سپیکر، میں ساٹھ ہزار روپے کٹ موشن کی قرارداد پیش کرتا ہوں لیکن وزیر اعلیٰ صاحب کے آنر میں ساتھ ہی کٹ موشن کی قرارداد واپس لیتا ہوں۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Mr. Saleem Khan, to please move his cut motion on Demand No. 7. Not present, it lapses. Mr. Abdul Munim.

جناب عبد المنعم: اکیاون ہزار روپے۔

جناب سپیکر: Withdraw کی ہے؟

جناب عبد المنعم: جی سر؟

جناب سپیکر: Withdraw کی ہے کہ نہیں؟

جناب عبد المنعم: دیکھنی زہ یوریکویسٹ کوم۔ دازمونہ نہ لہر وخت مخکبہنی دہی ملاکنہ تہ دغہ شوے دے چہ نان کستہم (پید) گاڈ و بانڈی تاسو کستہم جمع کری۔ ہغہی کبہنی جی مختلف خلقو کستہم جمع کرواواوس ہغہی کبہنی کورٹ چہ دے نوپہ ہغہی کبہنی جی بیا از خود نوٹس اخستے دے نو ہغہ خلقو تہ اوس نہ نمبری ملاویری د گاڈ واونہ ورتہ واپس پیسہی ملاویری خوبہر حال د وزیر اعلیٰ صاحب محکمہ دہ نوزہ Withdraw کوم۔

جناب سپیکر: مسٹر عبدالستار خان۔

جناب عبدالستار خان: سر! میں واپس کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: مفتی سید جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر! زہ پہ دہی بانڈی د 75 لاکھ روپی د کٹوتی تحریک پیش کوم اود وزیر اعلیٰ صاحب د وجہ نہ ئے بیا واپس کوم۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: مسٹر منور خان ایڈوکیٹ۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: دس لاکھ کی کٹوتی کی موشن اور ساتھی Withdraw

بھی کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: مسٹر محمد عصمت اللہ۔

جناب محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر، میں مطالبہ زر نمبر 7 میں سات روپے

کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں اور اس درخواست کے ساتھ کہ یہ محکمہ کوہستان میں بالکل نہ ہونے کے برابر ہے اور لوگوں کو انتہائی تکلیف ہے، اس درخواست کے ساتھ کہ وہاں اس محکمے کو فعال کیا جائے اور میں اپنی تحریک واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: مولانا مفتی فضل غفور۔

مولانا مفتی فضل غفور: شکریہ جناب سپیکر۔ زہ پہ دیمانہ نمبر 7 بانڈی د دو سو

بیس روپو کٹ موشن پیش کوم ہم اود جناب سی ایم صاحب د خندا د وجہ نہ ئے واپس ہم اخلم۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Mian Zia-ur-Rahman, not present, it lapses. Mr. Muhammad Sheraz.

جناب محمد شیراز: جناب سپیکر، میں نے ایک لاکھ کی کٹ موشن پیش کی تھی لیکن میں سی ایم کے احترام میں یہ کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: نوابزادہ ولی محمد خان۔

نوابزادہ ولی محمد خان: جناب سپیکر صاحب، زہ ہغہ خیل د نو ہزار روپو کٹ موشن پیش کوم او د وزیر اعلیٰ صاحب پہ دے خبرہ باندے چے دہ او وئیل چے پہ اپوزیشن بنچزا او پہ حکومتی بنچز کبھی زہ خہ فرق نہ کوم نوزہ ہغہ خیل کٹ موشن واپس اخلم۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: میڈم نگہت یاسمین اور کزئی۔

محترمہ نگہت اور کزئی: جناب سپیکر، اس سے پہلے یہ وہی 7 نمبر جو ہے ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن والی، وہی؟
جناب سپیکر: ہاں۔

محترمہ نگہت اور کزئی: سر، اس پر میں نے پہلے بات کر دی تھی کہ اس کو میں Withdraw کرتی ہوں لیکن باقی جو اور آٹمز ہیں، ان پر ہم لوگ بات کریں گے جناب سپیکر۔

Mr. Speaker: Mr. Wajeeh-u-Zaman, not present, it lapses. Mr. Mian Jamshaid, honourable Advisor.

جناب جمشید الدین (مشیر آبکاری و محاصل): جناب سپیکر صاحب، محکمہ کی کارکردگی رواں دواں ہے، محکمے میں گاڑیوں کی رجسٹریشن اور ٹیکس کی وصولی معمول کے مطابق شروع ہے۔ غیر منقولہ جائیداد پر ٹیکس کی وصولی بھی خاطر خواہ ہو رہی ہے۔۔۔۔

جناب سپیگر: آنریبل منسٹر! اگر آپ بغیر اس کے اپنی وضاحت کریں تو مہربانی ہوگی، Written میں۔۔۔۔

مشیر آبکاری و محاصل: 'سوری' جی، 'سوری'۔ (قبہے اور تالیاں) زہ د دے، (قبہے اور تالیاں) یرہ مونر۔ تہ بہ لہرہ معافی را کوئی۔ (شور) گوری جی یو منت خبرہ درتہ کوم۔ (شور) گوری جی، یو منت جی، مونر نوی یو، مونر نوی یو، ورو مے خل دے۔ (قبہے اور تالیاں) نوی یو، ہغہ دا خبری نشتہ، بیا بہ مونر غریرو تا سوبہ موچپ کوئی مونر بہ نہ چپ کیرو، ان شاء اللہ۔ زہ د تہ لوچا چہ دا کت موشنز واپس واخستل، زہ د ہغوی د زہ د اخلاصہ، د زہ د کومی نہ شکر یہ ادا کوم۔ والسلام۔

(تالیاں)

جناب سپیگر: مفتی جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: زہ جی یوہ خبرہ کوم۔ دا تہول ایوان یر معزز ایوان دے جی او یقینی د جنگلی نہ دنہ مونر کوم خلق ناست یو کہ دیکہنی د یو سہری بے عزتی وی، دا د تہول ایوان بے عزتی دہ۔ کہ دلته عزت وی، دا مونر تہول عزتمند یو۔ مونر دا نہ وایو چہ مونر عقل کل یو، مونر پوہیرو، د مور د خیتی نہ پوہہ راوتلی یو او دلته راغلی یو خود محکمہ وزیر او مشیر دا یر لوائے ذمہ دار سہری وی، دوی تہ پکار دا دہ چہ کہ پخپلہ یو سہری نہ پوہیرو نو د یو پوہہ سہری نہ تپوس او کپڑی چہ ماتہ خہ کول پکار دی؟ جناب سپیگر صاحب، سبا بہ دا میدیا والا مونر او تا سو پسی خبری لیکہ چہ پروں یو منسٹر صاحب یا ایڈوائزر صاحب پاخیدلے وو، ہغوی بیا دغہ شان خبری کولی۔ زما بہ دا درخواست وی چہ کہ نہ پوہیرو مطلب دا دے بیا بہ خان پوہوؤ، بیا بہ دہغی نہ پس خبرہ کوؤ۔ مہربانی جی، مہربانی۔

جناب سپیگر: میڈم رومانہ جلیل۔

محترم رومانہ جلیل: میں سی ایم کے احترام میں اپنی کٹ موشن واپس لیتی ہوں۔

جناب سپیگر: مسٹر زرین گل۔

جناب زرین گل: محترم سپیکر صاحب! زہ صرف دغہ و ٹیل غواہم چہ پہ تورغر کبہی د ایکسائز محکمہ چہ دہ، د دہی نہ آفس شتہ دے، نہ رہائش شتہ، نہ ئے گا دی شتہ، دالہ فعال کول دی او زہ Withdraw کوم دا خپل کت موشن۔
جناب سپیکر: سردار ظہور احمد۔

سردار ظہور احمد: جناب سپیکر! ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کا محکمہ انتہائی اہمیت کا حامل محکمہ ہے اور یہ بجٹ کیلئے فنڈز بھی Generate کرتا ہے اس لئے اس میں اصلاحات کی ضرورت ہے، اس کو Transparent بنانے کی ضرورت ہے۔ میری یہ تجویز ہے کہ اس کیلئے کچھ کیا جائے تاکہ یہ Transparent طریقے سے ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کا محکمہ چل سکے اور اس کے ساتھ ہی میں جناب محترم وزیر اعلیٰ صاحب کی حمایت میں کٹوتی کی تحریک واپس لیتا ہوں۔ بہت بہت شکر یہ۔
جناب سپیکر: میڈم عظمیٰ خان۔

محترمہ عظمیٰ خان: تھینک یو مسٹر سپیکر۔ جناب سپیکر! یہ کٹ موشن میں نے صرف اس لئے جمع کرائی تھی کہ ہمارے علاقے، Specially بہت سارے علاقوں میں نان کسٹم پیڈ گاڑیاں چلتی ہیں لیکن ہمارے علاقے میں کچھ زیادہ ہی ہیں۔ اس کی رجسٹریشن کیلئے پر اسیس شروع کیا گیا تھا اور جناب سپیکر! اس میں کافی گاڑیاں رجسٹر ڈہوئیں، اب اس میں کورٹ کا Decision آیا ہے کہ یہ آپ نے کم Price میں رجسٹر ڈ کرائی ہیں۔ جناب سپیکر، لوگوں کے اربوں روپے اس میں بند ہیں، بہت سارے لوگوں نے گاڑیاں رجسٹر ڈ کرائی ہیں اور کورٹ نے یہ فیصلہ کیا کہ آپ نے کم ٹیکس لیکر وہ رجسٹر ڈ کرائی ہیں۔ کم ٹیکس لینے کی وجہ یہ تھی کہ وہ گاڑیاں جو بارڈر پر جس طریقے سے آتی ہیں، وہ اچھی کنڈیشن میں نہیں ہوتیں اس لئے اگر آپ اسے اور یجنل گاڑیوں کی قیمت میں Tax pay کرائیں گے تو انکی کنڈیشن تو اچھی ہے نہیں، اب جناب سپیکر! وہ لوگ پینڈنگ پڑے ہوئے ہیں کیا کریں جناب سپیکر، کورٹ کا Decision مانیں یا اپنے پیسے کس سے واپس لیں؟ Kindly اس کو Assurance دلادیں، ویسے

بھی میں سی ایم صاحب کے آنر میں Withdraw کر رہی ہوں لیکن میں یہ Assurance ضرور چاہوں گی۔ Thanks۔

جناب سپیکر: Respected Minister، میان جمشید صاحب۔ چیف منسٹر صاحب چاہتے ہیں کہ میں اس کی وضاحت کروں۔

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): سب سے پہلے تو میں آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں، خاص طور پر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن تو مجھے بھی پتہ ہے کہ اس میں بہت ساری خامیاں ہیں اور بہت زیادہ مسئلے ہیں، Already اس پر ہم کام شروع کر چکے ہیں۔ اگر آپ کے پاس کوئی تجاویز ہوں کہ کسی طرح اس میں جو کرپشن ہے یا غلط کام ہے، آپ بیشک آئیں، مجھے تجاویز دیں، ہمارے ایڈوائزر صاحب کو دیں، ہم اس پر عمل کریں گے۔ مجھے خود پریشانی ہے کہ اس کو کیسے، ایسا طریقہ نکالا جائے کہ اس میں کرپشن اور یہ غلط کام رک جائے، تو Already میں آپ سے زیادہ پریشان ہوں کہ اس محکمے کو کیسے ٹھیک کیا جائے؟ تو آپ کی تجاویز ہمارے گورنمنٹ کے ایم پی ایز کی تجاویز ان شاء اللہ ہم لینا چاہتے ہیں کہ کوئی ایسا راستہ نکلے کہ لوگوں کو سہولت بھی ملے اور حکومت کی ریونیو بھی بڑھے اور اس میں کرپشن اور غلط کام نہ ہو، تو مجھے انتظار ہوگا، جو تجاویز آپ کے پاس ہوں گی، ہم ان کو Implement کریں گے۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 7, therefore, the question before the House is that Demand No. 7 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. (Applause)
Israrullah Gandapur Sahib.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور (وزیر قانون): ڈیمانڈ پیش کروں سر؟

جناب سپیکر: نہیں میں آپ کو وہ کرونگا،

The honourable Minister for Law, on behalf of honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 8.

وزیر قانون: تھینک یو سر۔ سر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ ایک ارب 13 کروڑ 29 لاکھ 14 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2014ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ داخلہ اور قبائلی امور کے زمرے میں برداشت کرنا ہونگے۔ تھینک یو سر۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. One billion, 13 crore, 29 lac and 14 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2014, in respect of Home and Tribal Affairs Department.

‘Cut Motions on Demand No. 8’: Arbab Akbar Hayat, to please move his cut motion on Demand No. 8.

ارباب اکبر حیات: د زر روپو کٹ موشن تحریک پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Madam Amna Sardar, to please move her cut motion on Demand No. 8.

محترمہ آمنہ سردار: تھینک یو جناب سپیکر۔ میں پانچ سو روپے کی کٹ موشن پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five hundred only. Madam Ruqia Hina, to please move her cut motion on Demand No. 8.

محترمہ رقیہ حنا: جناب سپیکر! میں پانچ سو روپے کی کٹ موشن پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five hundred only. Mr. Zareen Gul, to please move his cut motion on Demand No. 8.

جناب زرین گل: شکریہ جی۔ زما کٹ موشن د سو روپو دے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Mr. Muhammad Reshad Khan.

جناب محمد رشاد خان: جناب سپیکر! میں ڈیمانڈ نمبر 8 میں سے ایک لاکھ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one lac only. Sardar Mehtab Ahmad Khan, to please move his cut motion. Not present, it lapses. Sardar Zahoor Ahmad.

سردار ظہور احمد: جناب سپیکر! میں چھ لاکھ کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees six lac only. Sardar Aurangzeb Nalotha, to please move his cut motion on Demand No. 8.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر! میں ایک لاکھ روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one lac only. Syed Jafar Shah.

جناب جعفر شاہ: د سو روپو کٹ موشن پیش کوم جی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Mr. Shah Hussain.

جناب شاہ حسین خان: میں سات سو سنتر روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees seven hundred and seventy seven only. Madam Sobia Shahid.

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر! میں چھ سو روپے کی کٹ موشن پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees six hundred only. Mr. Saleh Muhammad.

جناب صالح محمد: سپیکر صاحب! میں اس پر ایک کروڑ روپے کی کٹ موشن کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one crore only. Mr. Askar Parvez

جناب عسکر پرویز: جناب سپیکر! میں تین ہزار روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees three thousand only. Mr. Abdul Sattar Khan.

جناب عبدالستار خان: سر! میں ڈیمانڈ نمبر 8 پر ایک لاکھ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one la only. Mufti Said Janan Sahib.

مفتی سید جانان: زہ جی دس لاکھ روپیہ دکتوتی تحریک پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten lac only. Mr. Munawar Khan, Mr. Munawar Khan Advocate.

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تھینک یو سر۔ میں دو ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں سر، اگر اس پر مجھے دو منٹ دیئے جائیں تو میں اس کو Withdraw بھی کروں گا سر، اگر آپ۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: بعد میں، ہاں۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: نہیں ابھی کرتا ہوں۔ تھینک یو۔ میری صرف ایک Proposal ہے سر، یہ لاء اینڈ آرڈر کے بارے کہ آج کل، میں اپنے حلقے کی بات کروں گا سر، کہ وہاں پہ جتنے تھانے بھی ہیں، ایس ایچ اوز اور ڈی ایس پی، یہ اسی حلقے کے لوگ وہاں پہ کام کرتے ہیں تو میری ریکویسٹ ہوگی جناب وزیر اعلیٰ صاحب سے، کہ کم از کم یہ ایس ایچ اوز، ان کو کم از کم ڈسٹرکٹ سے باہر کیا جائے کیونکہ وہاں پہ ان کی اتنی Relationship اور یہ ہو جاتی ہے کہ وہ لاء اینڈ آرڈر میں بالکل Totally failure ناکام ہیں، Totaly failure بھی اسی وجہ سے ہے سر، تو اسی وجہ سے میں اپنی کٹ موشن واپس بھی لیتا ہوں اسی ریکویسٹ کیساتھ کہ ان کے اوپر وہ کام کریں۔ تھینک یو جی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: مسٹر محمد عصمت اللہ۔

جناب محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر! میں اٹھ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees eight only. Mian Zia-ur-Rehman. Malik Riaz Khan, Malik Riaz Khan, to please move his cut motion on Demand No. 8.

ملک ریاض خان: جناب سپیکر! محکمہ تو بہت بڑا ہے لیکن میں ان سے رعایت کی پانچ روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that total grant may be reduced by rupees five only. Maulana Mufti Fazle Ghafoor.

مولانا مفتی فضل غفور: شکر یہ جناب سپیکر میں ڈیمانڈ نمبر 8 پر دو سو چاس روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees two hundred and fifty only. Nawabzada Wali Muhammad Khan.

نواز بزاہد ولی محمد خان: جناب سپیکر صاحب! میں نو ہزار کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees nine thousand only. Madam Nighat Yasmeen Orakzai.

محترمہ نگہت اور کزئی: جناب سپیکر صاحب! اس کروڑ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten crore only. Arbab Akbar Hayat.

ارباب اکبر حیات: جناب سپیکر صاحب، چونکہ زمونر د دے صوبی د امن و امان حالت دیر خراب دے او تلو نہ وړاندې چې چیف منسٹر صاحب په خپل تقریر کښې دا وئیلی وو چې ان شاء اللہ د امن و امان په حوالې سره زمونر په Priority کښې، په Priority ده او ان شاء اللہ مونر به په دې باندې عملی اقدامات کوو، د دوی په هغه سو ورځو کښې تقریباً تیس ورځې پاتې دی نوزہ دا وایم چې وزیر اعلیٰ صاحب! تاسو دې د پاره څه عملی اقدامات کړی دی؟ ځکه چې مونر په پینور کښې اوسېږو، سپیکر صاحب! زمونر د کور نه بچې اوځی خو مور ئے تر هغې پورې

پريشانه وي چي واپس نه وي راغلي۔ زمونڙ فورسز زمونڙ دحفاظتونو د پارہ رااوځي، دکور نه چي رااوځي دهشت گرد ئے په گولو باندي سوري سوري کړي نو زمونڙ به چا نه دا پښتنه کوؤ او زمونڙ چا ته او وايو، زمونڙ به چا ته ژړا کوؤ؟ زه به دا Withdraw کوم ځکه چي چيف منسټر صاحب به ضرور په دې باندي دغه کوي خو زمونڙ ته د دا يقين دهاني اوشي چي زمونڙ په دې خپل بنکلي خيبر پختونخوا کښي او په دې خپل بالخصوص دسترکت پشاور کښي د امن و امان حوالې سره کوم اقدامات اوچت کړي دي؟ او زمونڙ ته دا يقين دهاني اوشي چي دې نه پس به ان شاء الله زمونڙ دا حالت ښه کيږي او زه دا خپل کت موشن واپس اخلم۔

جناب سپيکر: ميټم آمنه سردار۔

محترمہ آمنه سردار: يه جناب سپيکر، امن و امان کي يقين دهاني کي ساته ميں بهي اپني کت موشن واپس ليتي ہوں۔

(تالیاں)

جناب سپيکر: ميټم رقيه حنا۔

محترمہ رقيه حنا: جناب سپيکر! امن و امان قائم کرنا ہوگا، اسي کي ساته ميں Withdraw کرتی ہوں۔

جناب سپيکر: مسٽر زرین گل۔

جناب زرین گل: جناب سپيکر صاحب، زړه مي خو ډير څه وئيل غواړي خو زه به مختصراً دا او وایم چي د تور غردړي سوه پښخه اتيا کاله زمونڙ Self rule وو، هغي کښي يو سل يو پنځوس کاله دمغلو دور، شل کاله د درانو، پنځوس کاله د سکھانو، څلور شپيته کاله د پاکستان ليکن هغي کښي چرته امن و امان نه دے خراب شوے۔ 27 جنوري 2011 نه کله چي هغه زمونڙ Self rule ختم شو او پاکستان هغه Takeover کړو، حکومت د هغي نه پس چي کوم دے حالانکه War on terror کښي دچترال نه واخلئ تر کراچئ پورې بلاستيس کيدل ليکن واحد تور غرو وچي هغي کښي پتاس هم نه دے الوتے، ليکن کله چي د 27 جنوري 2011 نه Takeover اوشو، د هغي نه واخلئ تر اوسه پورې چي کوم دے په تاريخ کښي

وہرومبنے خُل دے چہی خلور بلاستہ اوشول، پہ ہغہی کنبہی پولیس شہیدان شو، پہ خلورو وارو بلاستو کنبہی۔ د ہغہی نہ پس چہی کلہ Takeover شوے دے نوڊا کہی، غلاگانی، لاء ایند آرڊر خراب شو حالانکہ د ہغہی نہ مخکنبہی د چا جرات ہم نہ شو کیدے، حالات دومرہ کنٹرول وو۔ نوزہ جناب وزیراعلیٰ صاحب تہ وایم چہی دہی خبری تہ د توجہ ورکری او د دہی سرہ زہ خپل کت موشن چہی کوم دے Withdraw کوم۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: مسٹر محمد رشاد خان۔

جناب محمد رشاد خان: جناب سپیکر! کئی ایشوز ہیں، وزیراعلیٰ صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، میں نہیں سمجھتا کہ میں اس پہ تفصیل میں بات کروں لیکن چند چیزیں ہیں امن قائم کرنے کے حوالے سے، یہ محکمہ پوری طرح سے ناکام ہو چکا ہے، Missing persons کا جو ایشو چل رہا ہے پورے ملک میں، اس صوبے میں، یہ محکمہ مکمل طور پر خاموش ہے اور سب سے افسوسناک یہ چیز کہ شہداء کیلئے جو پیکیجز، ان کی جب فائل آتی ہے، وہ جس طرح در بدر کی ٹھوکریں کھاتے ہیں، تو یہ سی ایم صاحب کے نوٹس میں ہو، اور سی ایم صاحب کے احترام میں میں یہ کٹ موشن واپس لیتا ہوں

(تالیاں)

جناب سپیکر: سردار ظہور احمد۔

سردار ظہور احمد: جناب سپیکر! اس امید کے ساتھ کہ چونکہ امن و امان کا مسئلہ ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان شاء اللہ ہمارے آنریبل سی ایم صاحب اس سلسلے میں ٹھوس اقدامات کریں گے اور بھرپور اس پہ کام کریں گے۔ میں اپنی کٹوتی کی تحریک واپس کرتا ہوں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: سردار اورنگزیب نلوٹھا۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! صوبے کے اندر امن کیلئے کام کرنے والی تمام فورسز اس محکمے کے ماتحت ہوتی ہیں، اب یہ کوئی آج کا

مسئلہ نہیں ہے جناب سپیکر، یہ پچھلے دس پندرہ سال سے یہ صوبہ میں سمجھتا ہوں کہ دہشت گردی کی آگ میں پھنسا ہوا ہے۔ اب یقیناً چیف منسٹر صاحب نے چند دن، مہینہ ڈیڑھ مہینہ پہلے حلف اٹھایا ہے، ہم چیف منسٹر صاحب کے اوپر تو یہ توقع رکھ سکتے ہیں کہ ان شاء اللہ یہ ضرور اس صوبے کے اندر امن قائم کریں گے لیکن یہ جو محکمہ داخلہ کے ماتحت فورسز ہیں، بیشک ان کی بے تحاشا قربانیاں بھی ہیں لیکن اس طرح کی پالیسیاں اس سے پہلے بنائی گئی ہیں کہ جو ہمارے ہزاروں بھائی، بہنیں، بچے دہشت گردی میں تباہ و برباد ہوئے ہیں۔ ابھی غالباً کوئی چند دن پہلے یہ اسمبلی معرض وجود میں آئی اور اس اسمبلی کے دو معزز رکن دہشت گردی کی آگ کی نذر ہو گئے تو جناب سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ اس محکمے کی کارکردگی بالکل ناقص ہے اور اسکے اوپر یہ کٹ موشن مجھے واپس نہیں لینا چاہیئے، بلکہ اس کے اوپر ووٹنگ ہونی چاہیئے تاکہ یہ Message جائے صوبے کے لوگوں کو، کہ کوئی نہ کوئی ہماری اس فریاد کو سننے والا ہے اور ایک دن ایسا آنے والا ہے کہ ہم اس دہشت گردی کی لپیٹ میں جو پھنسنے ہوئے ہیں تو ہمیں کوئی ریلیف ملے گی۔ مہربانی۔

جناب سپیکر: سید جعفر شاہ۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو جناب سپیکر۔ دیکھنی یو دوہ، درہ خبری کول غوارم،
 A lot of Intelligence Agencies coming under this department چہ یو خودا چہ
 او بنکاری داسی چہ دھغوی پہ مینخ کبھی ہیخ قسم کو آرد ینیشن نشته او زما خیال
 دے چہ دہی مرکزی وزیر داخلہ صاحب پخپلہ ملکی سطح باندی ہم دھغی
 اعتراف کرے دے نو یو چہ دا What is the reason actually چہ پہ دہی وجہ
 باندی چہ دھغوی پہ مینخ کبھی کو آرد ینیشن نشته، دھغی پہ وجہ باندی، دھغی پہ
 نتیجہ کبھی بے قصورہ خلق لگیا دی مرہ کیری۔ دویمہ خبرہ جی دا دہ چہ ہرہ
 میاشت کبھی مونر اورو چہ پالیسیا نی بدلیری، لائسنسی بہ معزز ہغہ شہریان چہ
 خیل تحفظ پخپلہ کول غواری او ہغہ خلق چہ ہغوی ته Threats وی نو ہغوی ته پہ
 لائسنس ور کولو کبھی یرزیات مشکلات دی او کلہ حکومت وائی چہ لائسنسی
 ور کوؤ او کلہ وائی چہ کینسل کوؤ، نو چہ کوم ہغہ شہریان چہ ہغہ خیل تحفظ د
 پارہ، خکہ چہ دا ادارہ فیل شی نو خلق بہ خیل تحفظ پخپلہ کوی چہ پہ ہغی کبھی
 لہہ اسانی پیدا شی نو دا بہ بنہ وی۔

جناب سپیکر: Withdraw کی کہ نہیں؟

جناب جعفر شاہ: یقین دہانی اگر ہو جائے تو۔

جناب سپیکر: مسٹر شاہ حسین۔

جناب شاہ حسین خان: د سی ایم صاحب پہ احترام کبھی واپس اخلم۔

جناب سپیکر: نماز کا وقفہ، وقفے کے بعد باقی کریں گے۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: بسم الله الرحمن الرحيم۔ میڈم ثوبیہ شاہد۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب! میں یہ سوال کرنا چاہتی ہوں، یہ ہوم ڈیپارٹمنٹ، یہ محکمہ کہاں سو گیا ہے؟ یہ اگر یہ محکمہ ہے تو Peace کہاں ہے، امن کہاں ہے؟ اور پی ٹی آئی نے Change کے نام سے، Peace کے نام سے مینڈیٹ لیا ہوا ہے لیکن I think so کہ Sixty days تو گزر گئے ہیں لیکن ہمیں تو نام اور نشان بھی Peace کا نظر نہیں آ رہا۔ ہر روز ایک حادثہ ہوتا ہے، ہر روز ایک نیا ایشور روزانہ، اور ابھی تو ہمارے اس ایوان کے دو ایم پی ایز بھی چلے گئے ہیں اور پرسوں جو ڈی ایس پی صاحب کی شہادت ہوئی ہے تو کسی نے دعوت نہیں کی، جب نگہت بی بی نہیں تھی تو کسی نے دعا بھی نہیں کی ان کیلئے، ان چیزوں پہ آپ لوگ کب Peace لے کے آئیں گے، کس طرح Change آئیگی؟ روزانہ کی اس میں کس طرح کمی لے کر آئیں گے؟ آپ لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم Peace لے آئیں گے تو کب لے کے آئیں گے؟ تو ہم یہ کٹ موشن واپس نہیں لے رہے ہیں، ووٹنگ کریں گے۔

جناب سپیکر: مسٹر صالح محمد۔

جناب صالح محمد: شکر یہ جناب سپیکر۔ داخلہ کے حوالے سے بڑی خوشی ہوئی ہے کہ محکمہ داخلہ آنریبل وزیر اعلیٰ صاحب کے پاس ہے۔ چونکہ ہمارے صوبے کی حالت امن و امان کے حوالے سے کافی ابتر ہے اور حضرت ابراہیم نے امن کی بات پہلے کی اور معیشت کی بات بعد میں کی ہے، تو ہم یہ توقع

رکھتے ہیں وزیر اعلیٰ صاحب سے بھی کہ امن وامان کے حوالے سے خصوصی طور پہ ایسے اقدامات کئے جائیں تاکہ بے چینی کی صورتحال ختم ہو جائے۔ اسی کے ساتھ میں آنریبل چیف منسٹر صاحب کے حق میں یہ اپنی جو کٹ موشن ہے، واپس لینا چاہتا ہوں۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Thank you. Mr. Askar Parvez.

جناب عسکر پرویز: جناب سپیکر، اس محکمے کی کارکردگی تو ملک کی امن وامان کی صورتحال سے کافی واضح ہے اور بس ایک ہی جملے میں اس پہ بات ہو سکتی ہے کہ محکمے کی کارکردگی بالکل صفر ہے لیکن چونکہ اس کا قلمدان وزیر اعلیٰ صاحب کے پاس ہے، اس لئے میں اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: مسٹر عبدالستار خان۔

جناب عبدالستار خان: تھینک یو جناب سپیکر۔ یہ ہوم ڈیپارٹمنٹ، یقیناً اس کی افادیت کا تمام ہمارے دوستوں نے ذکر بھی کیا ہے لیکن ہم جب ایک کٹ موشن دیتے ہیں تو میں نے یہ اسی طرح شروع میں عرض کیا تھا کہ ایک چیز جو ہم نے بنائی ہے، (یعنی) کہ اس Budget document کو ہم نے بہت مقدس بنایا ہے، حالانکہ یہ ایسی بات نہیں ہونی چاہیئے، یہ ایک Document ہے، اس میں اگر غلطیاں ہیں، ہمیں ان کو سمجھنا بھی چاہیئے اور ان کو نکالنا بھی چاہیئے۔ اس طرح کی ایک بات میں نے یہاں پر جو نوٹ کی ہے، یہ مشرف دور میں ایک بناتھا پبلک سیفٹی کمیشن کے نام سے، ہمارا Devolution ہوا تھا تو اس میں ہر ضلع میں ایک ضلعی لیول پہ پبلک سیفٹی کمیشن بنا ہے اور ایک پرائونٹل سیفٹی کمیشن بنا ہے، ان پہ اخراجات ہوئے ہیں۔ ہمارے پرائونٹل پبلک سیفٹی کمیشن پر جو اخراجات ہیں، کچھ 54 لاکھ روپے ہیں اور جو ڈسٹرکٹ پبلک سیفٹی کمیشن ہے، اس پر ہم خرچ کر رہے ہیں تین کروڑ 83 لاکھ روپے کچھ Something وہ فگرز ہیں۔ ہم سب سارے بیٹھیں ہیں، 2002 سے لیکر آج تک ہر ضلع میں پبلک سیفٹی کمیشن کے ممبران بھی ہیں، ان کا چیئرمین بھی ہوتا ہے، ان پر ہم یہ اخراجات بھی کرتے ہیں۔ میرے خیال میں میری اس بات سے متفق بھی ہونگے سارے ممبران اسمبلی، کہ ان کی کوئی فعالیت بھی نہیں ہے، نہ ان کا کوئی

Output ہے۔ ہر ضلع میں ہمارے پاس پہلے سے ایک نظام موجود بھی ہے، پولیس کا، پھر Complaints کے حوالے سے تھانوں میں بھی وہ موجود ہے اور میں اس کو اپنے بجٹ کے اوپر، اس غریب صوبے کے وسائل پر بالکل غیر ضروری بوجھ سمجھتا ہوں اور یہ میں Serious بات کرتا ہوں سر، یہ روایتی بات نہیں ہے۔ تمام ممبران اس پر سوچیں، اس پبلک سیفٹی کمیشن کی، میرے خیال میں اس پانچ سالہ دور میں جو گزرا ہے، پراونشل جو باڈی ہے ہماری، اس کی شاید روایتی طور پر ایک دو میٹنگز ہو گئی ہونگی، باقی اس کا کوئی Output نہیں ہے۔ تو لہذا میں گزارش کرونگا کہ یہ جو غیر ضروری مدبے، اگر اس میں قانون سازی کرنی ہے، جو بھی بات ہے، ان کو نکالیں، انکی کوئی افادیت نہیں ہے۔ دوسرا جناب سپیکر! ہمارا صوبہ بالکل مشکل حالات میں ہے، ہم اس بات کو مانتے ہیں کہ حالت جنگ میں ہیں ہم دس سالوں سے۔ یہاں پہ پچھلے سال کچھ سپیشل فورسز بنی تھیں، غالباً ملاکنڈ میں، دیر میں اور کوہستان میں، KKH کی سیکورٹی کیلئے جو 200 کلومیٹر میرے ضلع سے گزرتا ہے KKH اس میں 150 افراد پر مشتمل KKH کی سیکورٹی کیلئے ایک فورس بنائی گئی تھی، ایک سال کیلئے، اور جو حالیہ حادثات ہیں، پرسوں جو واقعہ ہوا ہے دیامر میں اور اس سے پہلے کوہستان بس ایکسیڈنٹ کا جو واقعہ ہوا ہے، اس کے ساتھ لولوسر جھیل میں جو واقعہ ہوا ہے، یقیناً ایک بہت بڑی بدنامی ہے اور وہ بات ثابت بھی ہو گئی کہ اس میں باہر کے لوگ تھے، کوہستان کے لوگ اس میں نہیں تھے، مقامی لوگ نہیں تھے لیکن اس KKH کو Secure بنانے میں 150 افراد پر مشتمل جو ایکس پولیس آفیسرز ہیں، انہوں نے جو کردار ادا کیا ہے، شاید کسی اور فورس نے اتنا نہ ادا کیا ہو۔ اور اس سپیشل فورسز کیلئے میرے خیال میں غالباً ایک سمری بھی موڈ ہو گئی ہے، جناب وزیر اعلیٰ صاحب سے میں گزارش کرونگا کہ ہمارے ان حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے ان سیکورٹی فورسز میں جتنے بھی لوگ ہیں، ان کو مستقل بھی کریں اور یہ یقین دہانی مجھے کرائیں کہ میں پھر اس پر بات کرونگا سر، جناب سپیکر! It's very

-important issue

جناب سپیکر: مفتی سید جانان۔

مفتی سید جانان: بسم الله الرحمن الرحيم۔ جناب سپيڪر صاحب، ڊير بنه ما حول
 دے، زه دا ما حول خرابول نه غوارم خو که په دغه ډيپارٽمنٽ باندې مونږ خبرې
 اونکړو نوزه وایم چې دا به الله او د الله رسول ﷺ سره خیانت وی۔ هغه ځکه جناب
 سپيڪر صاحب، تقريباً تقريباً تیرې اسمبلۍ کښې مفتی کفایت الله صاحب دا خبره
 کړې وه او زه دا خبره ډير معذرت سره کوم چې زمونږ دې صوبه کښې داسې زنا نه
 شته دی، په سوونو نه په زرگونو باندې چې د هغوی خاوندان ورک دی، پینځه
 پینځه کالونه ئے اوشول د هغوی دا پته نشته دے چې مړه دی او که ژوندی دی؟
 داسې داسې کسان ورک دی چې د هغوی خویندې کورونو کښې ژاړی، په دې طمع
 باندې دی چې زما ورور به کله راځی؟ جناب سپيڪر صاحب! داسې بچی کورونو
 کښې ناست دی، هغوی ژاړی چې زما پلار به کله راځی؟ بلکه زه به درته د خپلې
 علاقې او د خپلې حلقې صورتحال بیان کړم جناب سپيڪر صاحب، د نهم جماعت
 بچی د اتم جماعت بچی، پینځه پینځه کالونه اوشول چې هغه ئے وړی دی، داسې
 ځائے مونږ نه دے پرېښی چې هغې ته مونږ ورغلی نه یو چې برائے خدا صرف مونږ ته
 دا او وایه چې دا بچے مړ دے او که ژوند دے؟ تر دې حده پورې چې د یو هلک
 واده شوی دے، صرف یوه میاشت ئے کور کښې تیره کړې ده او دا پینځم کال دے،
 د هغه پته نشته چې دا چرته دے؟ جناب سپيڪر صاحب، زه به ډير معذرت سره دا
 خبره وکړم چې که چرې یو سر دے د ملک دشمن وی، یو سر دے د دغې خاورې دشمن
 وی، یو سر دے د اسلام دشمن وی، یو سر دے د دغې معاشرې دشمن وی، هغې د پاره
 عدالتونه شته دے، هغې د پاره یو نظام شته دے دې ملک کښې، هغې د پاره یو
 قانون موجود دے دې ملک کښې، پکار دا ده چې هغه مجرمان، هغه خلق چې د دې
 خاورې دشمنان خلق بللې کیږی، پکار دا ده چې هغوی د عدالت کښې پیش کړلې
 شی، ځدائے د وکړی چې هغوی سل ځله پهانسې کړلې شی خو چې د عدالت په خپلې
 باندې وی۔ جناب سپيڪر صاحب! که بیا زما کور کښې خپل عدالت وی، ستا کور
 کښې خپل عدالت وی جناب سپيڪر صاحب، چې کومه بدامنی جوړه ده، د دې نه به
 بیا نوره بدامنی جوړیږی، کوم انتشار جوړ دے، بیا به د دې نه نور انتشار جوړیږی،
 (تالیان) کوم خفگانو نه جوړ دی، دا به بیا نور خفگانو نه جوړیږی خو زه جناب
 سپيڪر صاحب، هوم ډيپارٽمنټ ته هیڅ څه ملامتیا نه کوم او هغه ځکه چې یو ملک

کښې د قومي اسمبلي کارروائي محفوظه نه وي، يو ملک کښې د قومي اسمبلي هغه خبرې چې هغه بهر د نيا ته بنودل نه غواړي، يو ملک کښې د قومي اسمبلي د ممبر د خولې الفاظ محفوظ نه وي، د يو ملک Embassy نه د هغې نگراني کيږي، زه به هوم د پيار تېمنت نه څه گيله و کړم، زه به هوم د پيار تېمنت ته څه او ژاړم، زه به هوم د پيار تېمنت ته خپله بې کسی څنگه وړاندې کړم او زه به خپله څنگه په هغه باندې اميد و کړم؟ جناب سپيکر صاحب! چې د يو ملک د اسمبلي 'ان کيمره' سيشن کښې چې هغې ته ما نه پرېږدي، هغې کښې مخصوص خلق ناست وي، د هغې نگراني د يوې Embassy نه کيږي، د يو ملک د Embassy نه د هغې نگراني کيږي، زه به هوم د پيار تېمنت نه څه گيله و کړم چې زما هوم د پيار تېمنت سره به زه څه مدد و کړم؟ جناب سپيکر صاحب! زه خبره ختموم، نه اوږدوم خبره خوزه صرف دا گزارش کوم چې که هم دغه شان مونږ غفلت کښې پراته يو، مونږ خو به لاړ شو، پرون په دغه کرسئ باندې هوتي صاحب ناست وو، دا بل ځائے باندې رحيم داد لالا ناست وو، د لاء منستير صاحب په ځائے باندې بشير خان ځدائے د اوبخښي هغه دلته ناست وو، جناب سپيکر صاحب! نن مونږ دلته ناست يو، مونږ به تاريخ نه معاف کوي، مونږ به وخت نه معاف کوي، مونږ به زمانه نه معاف کوي، وائي به چې دغه خلقو حق خبره نه وه کړې، دغه خلقو هغه وخت کښې کوتاهي کړې وه، زه جناب سپيکر صاحب! دا گزارش کوم ادارو ته چې که کله هم مونږ ته مشکلات وي، مونږ دا نه وايو چې دا حکومت دے مونږ اپوزيشن يو، زما د خله ماته شي، زما د داسو نه مات شي، زما د داسو ترگې اوځي چې که د صوبې خبره وي، د صوبې د مفادو خبره وي، د ملک د مفادو خبره وي د اپوزيشن ارکان به مخکښي وي حکومت به مونږ پسې وي (تاليان) جناب سپيکر صاحب! بده خبره به زما وي، بڼه خبره به د حکومت وي، دوسه قصه به زه کوم، بڼه خبره به حکومت کوي، دا زموږ صوبه ده، دا زموږ تشخص دے، دا زموږ عزت دے، دا زموږ آبرو دے - که دا صوبه وي هرڅه به وي، که دا صوبه نه وي نه به زما سياست وي او نه به زما بل څه وي - جناب سپيکر صاحب! زه خپله خبره د پير معذرت سره ختمول غواړم، هوم د پيار تېمنت ته مو دا گزارش دے، تقريباً جناب سپيکر صاحب، په 7 مئ باندې ما باندې دهما که شوې ده او 7 مئ نه بعد مونږ او تاسو ټول غريبان خلق يو، زه راغلم ما بار بار کسانو ته او وئيل چې زما

کسان ہسپتال کبھی دی، لڑمدد ئے وکری، بیا زہ لارم مشرق اخبار دفتر تہ، ہغہ خائے کبھی مہی یو بیان اولگولو خود ہغہی بیان باوجود پرون نہ بلہ ورخ ماتہ یو کس اووئیل چہی مفتی صاحب! کہ ماتہ روپئی را کپہی کہ رانکپہی، زما یو خوئے مہ دے بل خوئے مہی ہم مری، تقریباً دا دویمہ میاشت دہ او زہ بہ وزیر اعلیٰ صاحب تہ دا گزارش کوم مونہر خوتباہ شو، دا پبنتون خود تباہ شولو، کہ پنجاب کبھی لس لکھہ روپئی دسری قیمت وی نو دا پبنتونو خہ گناہ کپہی دہ، آیا زما وینہ د ہغہ نہ کمہ دہ، زما عزت ہغہ نہ کم دے، زہ ہغہ نہ کم مہر شم؟ پکار دا دہ چہی ماسرہ ہم تعاون وکپہی شی، پکار دا دہ چہی دغہ خلقو دیت د زیات کپہی شی، پہ دہی بانڈی ہغہ سرے نہ روغپری خویو دا بہ وی چہی د ہغہ زہ تہ بہ یو اطمینان وی۔ زہ پہ دغہ خبرو سرہ دا خپل کت موشن د ووت د پارہ پیش کوم۔ **وَآخِرُ الدَّعْوَانَا اِنَّ اَلْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ اَلْعٰلَمِيْنَ۔**

(تالیاں)

جناب سپیکر: مسٹر محمد عصمت اللہ۔

جناب محمد عصمت اللہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر، محکمہ ہوم کی اہمیت اس حوالے سے ہے کہ اس کی ذمہ داریوں میں امن و امان بھی آتا ہے اور جناب والا، اسلامی نقطہ نظر سے بھی حکمران وقت کی ذمہ داریوں میں شامل ہے کہ وہ اس خطے کی جان کی حفاظت کریں گے، مال کی حفاظت کریں گے اور آبرو کی حفاظت کریں گے لیکن جناب والا! یہاں پر یہ سب کے سب نہیں ہیں۔ امن و امان کی حالت ہمارے سامنے ہے لیکن جناب والا! انتہائی افسوس کی بات یہ ہے کہ امن و امان کے حوالے سے اگر کوئی بات کی جائے تو آدمی کہہ سکتا ہے۔ اگر گوئم زبان سوزد، وگر پنہاں کنم ترسم کہ مغض استخاں سوزد۔ جناب والا، یہاں ہم کھل کر یہ بات بھی نہیں کر سکتے کہ ہمارا یہ امن و امان کیوں خراب ہے؟ جناب والا! معذرت کے ساتھ یہاں امن و امان کی خرابی کے خارجی عوامل بھی ہیں، داخلی عوامل بھی ہیں لیکن وہ خارجی عوامل جو ہمارا امن و امان خراب کر رہے ہیں، اس کی ہم نشاندہی تک بھی نہیں کر سکتے۔ جناب والا، یہ میں نے اس لئے کہا کہ ابھی تک ہماری زبانوں پر دہشت گردی کا تو ورد ہے لیکن ابھی تک ہم نے یہ نہیں سمجھا ہے کہ دہشت گردی ہے کیا چیز؟ جناب والا،

دہشت گردی کیا ہے اور دہشت گردی کا رد عمل کیا ہے، کیا ہمارے صوبے کا امن و امان کسی دہشت گرد کی وجہ سے خراب ہے یا ان لوگوں کی وجہ سے خراب ہے جو دہشت گردی کے رد عمل کی لپیٹ میں ہیں؟ جناب والا! جو میں سمجھتا ہوں بادی النظر میں، دہشت گرد وہ ہے کہ ایک آدمی اپنے عقیدے اور مذہب کے مطابق جو اقوام متحدہ کا چارٹر اس کو اجازت دیتا ہے، وہ مسجد میں نماز پڑھنے کیلئے جا رہا ہے اور ایک راستے میں آکر اس کو روکتا ہے اور ان کی جنگ شروع ہو جاتی ہے، تو میں مجاہد ہوں اور وہ روکنے والا دہشت گرد ہے۔ ایک آدمی اپنے گھر میں ہے اور ایک آکر اس کو گھر سے نکالنے کی کوشش کرتا ہے، ناجائز قبضہ لگانے کی کوشش کرتا ہے، تسلط کو برپا کرتا ہے، بربریت کو برپا کرتا ہے اور ان دونوں کی لڑائی چھڑ جاتی ہے۔ تو جو گھر کا مالک ہے، اس کی لڑائی کو جہاد کہا جائے گا اور جو باہر سے ناجائز قبضہ کرنے والا ہے، اس کو دہشت گرد کہا جائے گا۔ اگر اس تناظر میں دیکھیں، اس تناظر میں دیکھیں۔۔۔۔

جناب سیکر: مفتی صاحب! معافی بہ غوارم لڑ کہ اختصار نہ مو کار واخستو خکہ چہ کافی دغہ پاتی دی او تائم بہ ڊیرو لگی، لبر اختصار نہ کار واخلی۔ مہربانی۔

جناب محمد عصمت اللہ: تھیک شوہ جی، مختصر خبرہ کوم۔ اس تناظر میں دیکھیں تو میں اس کے کہنے میں حق بجانب ہوں کہ دنیا میں سب سے بڑا دہشت گرد امریکہ ہے۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب محمد عصمت اللہ: اس نے ہمارے ملکوں پر قبضہ کیا ہوا ہے، کسی بھی مسلمان نے امریکہ کے ایک انچ پر بھی قبضہ نہیں کیا ہے، اس نے ہمارے ملکوں کے اوپر قبضہ کیا ہوا ہے لیکن جناب والا! اس کو کون دہشت گرد کہہ سکتا ہے؟ لہذا میں یہ کہوں گا کہ بہت ہوشیاری سے سراج صاحب نے بجٹ سپیج میں کرپشن کے خلاف جنگ اپنا شیوہ بنایا ہے، تعلیم کو عام کرنے کیلئے جنگ کو اپنا شیوہ بنایا ہے لیکن اس نے اس طرف اس لئے نہیں کیا کہ وہ سمجھتا تھا کہ یہ میرے بس کی بات نہیں ہے، یہ میرے بس کی بات نہیں ہے جناب والا، لہذا جب تک ان خارجی عوامل کو ہم ایک آزد قوم کی حیثیت سے یہ اعلان نہیں کریں گے کہ ہم عالمی اتحاد کا حصہ نہیں ہیں تو میں یقین سے کہتا ہوں کہ 95 فیصد امن و امان اس صوبے کا بھی بحال ہو جائے گا اور بقیہ پانچ فیصد ہم رکاوٹ ہیں،

بالخصوص ہماری یہ پار لیمنٹ رکاوٹ ہے، وہ یہ کہ جناب والا! ہم نے ایک آئینی ادارہ بنایا ہے جس کا نام اسلامی نظریاتی کونسل ہے، اس کے فرائض منصبی میں یہ بات شامل ہے کہ وہ اسلامی نظریاتی کونسل سفارشات۔۔۔۔۔
(اس مرحلہ پر گھنٹی بجائی گئی)

جناب محمد عصمت اللہ: مرتب کرے گی اور وہ سفارشات پار لیمنٹ میں بھیجے گی اور صوبائی اسمبلیوں میں بھی بھیجے گی، وہ بھیج سکتی ہے، پار لیمنٹ میں بھی ان کی سنی جاسکتی ہے اور صوبائی اسمبلیاں بھی یہ سمجھتی ہیں لیکن اس کے۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: بہت شکریہ، بہت شکریہ جی۔ بہت شکریہ۔

جناب محمد عصمت اللہ: تو لہذا جناب والا، اصل میں امن و امان کا جو مسئلہ ہے تو میں پورے ثبوت سے کہتا ہوں کہ اس صوبے کا امن و امان قائم ہو سکتا ہے۔ اس کے بغیر ہم آزاد قوم ابھی تک، وہ طالبان کے ساتھ مذاکرات کر رہا ہے اور ہمیں کہتا ہے کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: 'وائنڈ اپ' کر لیں جی، پلیز آپ۔ ٹائم بہت مختصر ہے، باقی کافی لوگ ادھر بیٹھے ہیں۔

جناب محمد عصمت اللہ: تو لہذا میری یہ درخواست ہے جناب سپیکر، میری یہ درخواست ہے کہ ایک آزاد قوم کی حیثیت سے آج ہم یہ فیصلہ کریں کہ ہم پورے وثوق کیساتھ، یہ آئی ایس آئی سے امن و امان قائم نہیں ہوگا۔
جناب سپیکر: مفتی صاحب نے بھی بہت تفصیل سے بات کی ہے۔

جناب محمد عصمت اللہ: ہم نے تو بڑے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو مہربانی ہوگی اگر آپ، کیونکہ اتنی بڑی لمبی بات ہوگی تو پھر دوسروں کو موقع نہیں ملے گا۔

جناب محمد عصمت اللہ: ہم نے تو بڑے، یہ آخر بات۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں آپ سے خواست کرتا ہوں جی۔

جناب محمد عصمت اللہ: ہم نے تو بڑے قلعے بنا کر، اپنے آپ کو محفوظ رکھ کر۔۔۔۔۔

جناب سپيڪر: خواست ڪر ٿا ٻون۔

جناب محمد عصمت الله: اپنے بیچارے لوگوں کو مار رہے ہیں تو لہذا میری یہ درخواست ہے جناب سپيڪر، کہ ہم ایک آزاد قوم اگر ہیں، غلام نہیں ہیں، کسی کو آقا نہیں مانتے ہیں تو ہمیں علی الاعلان یہ بات کرنی چاہیئے کہ ہم آزاد قوم ہیں اور آزاد قوم کا کردار ادا کرنا چاہیئے۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب سپيڪر: ملڪ رياض خان، ملڪ رياض۔

جناب محمد عصمت الله: یہ شاید چیف منسٹر صاحب کے بھی بس کی بات نہیں ہے۔

(تالیاں)

جناب سپيڪر: ملڪ رياض خان۔

ملڪ رياض خان: جناب! زہ خیل کٽ موشن واپس اخلم۔

(تالیاں)

جناب سپيڪر: مولانا مفتی فضل غفور صاحب! خواست ہے کہ اختصار سے کام لیں۔

مولانا مفتی فضل غفور: شکر یہ جناب سپيڪر۔ زہ بہ دامن و امان پہ حوالہ باندی صرف یو خیل دوہ درې تجاویز، مثبت تجاویز سی ایم صاحب پہ نوٽس کبھی راولم اوہغہ داچی دریاست سوات دوخت راسی بونیر، دادامن و امان یوگہوارہ وہ خو بدقسمتی نہن چی بونیر تہ خومرہ ہم روڈ ونہ دبہرا ضلاع نہ راغلی دی، دما بنام نہ وروستو پہ ہغی باندی مستقل داکوانو راج وی۔ پہ 12 جون 2013 باندی د میان خان پہ روڈ باندی اوس دالس دولس ورخی مخکینی داکوانو خہ مسافر د بونیر ولوتل۔ زما Suggestion او تجویز دا دے چی د میان خان پہ طرف، د کاٹلنگ پہ طرف بونیر تہ کوم روڈ تلے دے نو پہ ہغی باندی د مستقل پولیس موبائل، د ہغوی د گشتونو دوی ہدایات جاری کری او بیا بالخصوص چونکہ زمونہ د بونیر خلق پہ بہر ملکونو کبھی او بیا بالخصوص پہ ملائشیا کبھی ہغوی

ڪاروبار ڪوي اود ڪولا لمپور نه ڊائريڪٽ جهاز واحد د منگل په ورځ باندې راڻي او هغه د شپي تقريباً گياره بجي رارسيري۔ زمونڙ مسافر چي د پشاور نه د شپي گياره بجي روان شي نو عموماً چي ڊاڪه پريوڻي هغه هم دغه د بده په شپه باندې پريوڻي، لهندا د سي ايم صاحب په نوٽس ڪنڀي دا ريكويست دے زما چي دوي د رستم په طرف باندې چي ڪوم روڊ تله دے بونير ته، په هغي باندې هم د ميان خان په طرف باندې چي ڪوم روڊ تله دے بونير ته، په هغي باندې هم، د سر ملنگ په طرف باندې چي ڪوم روڊ تله د مردان د طرف نه، په هغي باندې هم، په ٽولو ورځو ڪنڀي او بيا بالخصوص د بده په شپه باندې پوليس په ڊي خبره باندې پابند ڪري چي دغه د بهر نه راتلونڪي مسافرو ته د امن ور ڪري اودې سره سره زما به دا جي، تاسو به بيا وائي چي په ٽريڙي بئچ باندې ناست زمونڙ يو رڪن د ڊي بونير سره تعلق ساتي، دوي هم په ڊي باندې مطمئن نه دي، د بونير د امن و امان په حواله باندې او بيا زه به دا يو درخواست بل هم و ڪرم جي چي ڪم از ڪم په صوبه ڪنڀي دننه چي ڄومره روڊ د دي، دا زمونڙ Jurisdiction ڪنڀي راڻي نو په ڊي باندې چي يو پيره مونڙ د اليڪشن په خپلو جلسو ڪنڀي امريڪي ته دهشت گرد او وئيل اود هغي دهشت گرد د پاره د نيتو سپلائي زمونڙ او ستاسو په دغه روڊونو باندې تيريري نو زما په خيال باندې د هغي د روڪ تهاڻ د پاره، د رڪاوٽو د پاره د هم اقدامات و ڪرلي شي اوزه په آخر ڪنڀي خپل ڪٽ موشن د محترم معزز سي ايم صاحب د د عزت افزائي د وجه نه واپس اخلم د د غي تجا ويز سره۔

جناب سبيڪر: نوابزاده ولي محمد خان۔

نوابزاده ولي محمد خان: جناب سبيڪر صاحب! زه خو خپل ڪٽ موشن واپس اخلم خو زما ڊي سره دا يو مطالبه ده چي زمونڙ په صوبه ڪنڀي چي ڄومره دا د نيتو سپلائي چي تيريري نو په ڊي د ٽيڪس ولگي و لي چي ڊي زمونڙ د روڊونو ڊر حالت خراب ڪرے دے اوزه د د غي سره دا خپل ڪٽ موشن واپس اخلم۔

(تالپان)

جناب سبيڪر: ميڊم ننگهت ياسمين اور ڪڙئي۔

محترمہ نگہت اور کزئی: (ایک رکن اسمبلی سے) ولی زرہ د سوزید لے دے خہ؟

(قبہہ) شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! امن و امان کے بارے میں پورا خیبر پختونخوا، بلکہ پورا پاکستان اس ناسور کی وجہ سے جو ہے، ہم لوگ بہت ہی زیادہ متاثر ہو رہے ہیں اور خاص کر خیبر پختونخوا، جناب سپیکر صاحب! میری ایک دو صرف باتیں ہونگی جو کہ سی ایم صاحب کے سامنے میں یہ تجویز رکھنا چاہتی ہوں کہ سب سے زیادہ ہمارے لئے جو مصیبت ہے امن و امان کے حوالے سے، وہ افغان مہاجرین ہیں اور جناب سپیکر صاحب، چونکہ ان کے پاس شناختی کارڈ، ان کے کاروبار، ان کی جائیدادیں اور ان کے رشتے یہاں بھی ہیں، افغانستان میں بھی ہیں اور انہی کی آڑ میں وہ شریک عناصر آتے ہیں اور ہمارے نظام کو، ہمارے امن و امان کو تہہ و بالا کر کے ہمارے لوگوں کو شہید کر کے یہاں سے پھر واپس جاتے ہیں۔ چونکہ جو ہماری بارڈر لائن ہے، وہ بہت بڑی ہے، جس کی ہم لوگ حفاظت یعنی اس طریقے سے نہیں کر سکتے یا اس کو Lookafter نہیں کر سکتے۔ جناب سپیکر صاحب!

دوسرا جو اہم مسئلہ ہے، وہ یہ ہے کہ ہماری جو انٹیلی جنس ایجنسیاں ہیں، ان کی آپس میں کوئی کوآرڈینیشن اور جانب منزل مجھے رواں دواں نظر نہیں آتیں کیونکہ یہ انٹیلی جنس ایجنسیوں کا ہی مسئلہ ہوتا ہے کہ وہ ایک دوسرے کو یہ بتاتے ہیں کہ آج اس صوبے میں یا اس علاقے میں کہاں یہ ایسے لوگ چھپے ہوئے ہیں یا کہاں سے آتے ہیں؟ جناب سپیکر صاحب! یہاں پہ جو دہشت گردی

شروع ہو چکی ہے اور جو مجھے نہ ختم ہونیوالی ایک دہشت گردی نظر آتی ہے، چونکہ پی ٹی آئی کی حکومت امن کا نعرہ لیکر آئی ہے تو ہم ان کو یہ تجویز ضرور دیں گے کہ ان ایجنسیوں کے ساتھ، ان کے ہیڈز کے ساتھ بیٹھا جائے اور ان سے پوچھا جائے کہ یہ لوگ آتے کہاں سے ہیں اور آج تک پکڑے کیوں نہیں جاتے؟ جناب سپیکر صاحب، ہزاروں کی تعداد میں لوگ شہید ہو جاتے ہیں، اس کے باوجود آج تک Assuch ہمیں کوئی ایسی انفارمیشن نہیں ملی کہ ہم اس کی

جڑ تک پہنچ سکیں۔ دوسری جناب سپیکر صاحب، ہماری فورسز جو ہیں، وہ جان ہتھیلی پہ رکھ کے یہاں کے لوگوں کی حفاظت کرتی ہیں، سب سے پہلے فرنٹ لائن پہ وہی (لوگ) ہوتے ہیں لیکن جب وہ شہید ہو جاتے ہیں تو ان کے بال بچوں کا یا ان کا کوئی بھی پرسان حال نہیں ہوتا تو جناب سپیکر صاحب، یہ تمام وہ باتیں ہیں، ہم لوگ اگر لمبی بحث میں جائیں تو بہت سی باتیں ایسے سامنے آئیں گی جو اس کے ساتھ، امن و امان کے ساتھ کیونکہ میں نے پہلے بھی بجٹ سپیچ

میں یہ بات کی تھی کہ جب تک امن و امان ہمارا نہیں ہوگا تب تک ہم کچھ بھی ڈیولپمنٹ کر لیں، وہ ہمارے لئے ناکافی ہوگی اور ہم لوگ اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکیں گے۔ ہمارے جتنے بھی ایم پی ایز شہید ہو گئے ہیں جناب سپیکر صاحب، عمران خان پہلی دفعہ پشاور آئے اور حکومتی اقدامات کا انہوں نے پرچار کیا لیکن جناب سپیکر صاحب، مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یہ جس محکمے پہ ابھی ہم بحث کر رہے ہیں جناب سپیکر صاحب، انہوں نے شہیدوں کا پریس کانفرنس میں کوئی ذکر نہیں کیا، انہوں نے ان شہداء کو کوئی سلام پیش نہیں کیا کہ جو کہ امن کے نعرے پر وہ آئے تھے اور جناب سپیکر صاحب، میں یہاں پہ یہ بات بھی ضرور کرونگی کہ جو امن کے داعی اور امن کی پرچار کرنے والے لوگ ہیں کیونکہ امن کی وجہ سے پی ٹی آئی کو مینڈیٹ ملا ہے اور ان کو تبدیلی کے نام پہ مینڈیٹ ملا ہے جناب سپیکر صاحب، ان حالات میں میں یہ بات بھی، چونکہ پوائنٹ آف آرڈر پہ وہی بات ہوتی ہے کہ ہمارا وقت ضائع ہوتا ہے، پھر آپ کہتے ہیں کہ پوائنٹ آف آرڈر پہ بات نہ کی جائے، جناب سپیکر صاحب! مجھے یہ بھی پتہ چلا ہے لیکن یہ اب مجھے نہیں سمجھ آتی کہ یہ صحیح بات ہے یا غلط بات ہے؟ جناب سپیکر صاحب، چودہ ہمارے منسٹر صاحبان، سپیشل اسسٹنٹس، ایڈوائزرز اور ابھی میں نے سنا ہے کہ کوئی پارلیمانی سیکرٹریز کی بھی بات ہو رہی ہے۔ DDAC کے علاوہ میں نے یہ بھی سنا ہے کہ بارہ لوگوں کی ایک ٹیم جو ہے، وہ پنجاب سے ان پر Observations رکھنے کیلئے اور ان کو ہدایات دینے کیلئے جناب سپیکر آئیگی۔ جناب سپیکر صاحب، ہمارے سی ایم صاحب یہاں کی روایات کو جانتے ہیں، یہاں پر ہمارے ایم پی ایز، ہمارے جو یہاں پر منسٹرز ہیں، آپ ہیں، ڈپٹی سپیکر صاحب ہیں، یہاں پر اپوزیشن میں بیٹھے ہوئے لوگ ہیں، یہ یہاں کے لوگوں کے خیالات کو جانتے ہیں جناب سپیکر صاحب

(شور اور قطع کلامیاں)

محترمہ نگہت اور کزئی: تہ کینینہ، تاسوچی خبرہ کوئی لبرغونده کینپی پارلیمانی آداب اوزہ بہ خپلہ خبرہ کوم جناب سپیکر صاحب۔
جناب سپیکر: آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

محترمہ نگہت اور کزئی: جناب سپیکر صاحب، ہمارے لئے شرم کا مقام ہے، ہمارے لئے شرم کا مقام ہے جناب سپیکر صاحب کہ جب تک خیبر پختونخوا سے

یہ امن و امان کا سلسلہ اگر ختم نہیں ہوگا تو جناب سپیکر صاحب، یہ کراچی تک چاہنچے گا، یہ چترال تک جا کر نہیں روکے گا۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں ایک آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ جو ذمہ داران بیٹھے ہیں Concered، وہ جواب دینگے، Kindly کوئی اور بیچ میں نہ بولے، جو Responsible ہیں، وہ یہاں سے جواب دینگے باقاعدہ۔ آپ اپنی بات کریں۔

(تالیاں)

محترمہ نگہت اور کزئی: جناب سپیکر صاحب، آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے بات کی۔ جناب سپیکر صاحب، ہم لوگ آپس میں Colleagues ہیں اور ایک دوسرے پر ہم آواز بھی کر سکتے ہیں، ایک دوسرے کے ساتھ مذاق بھی کر سکتے ہیں لیکن جب شہیدوں کا معاملہ آتا ہے، جب امن و امان کی بات آتی ہے، جب پولیس فورسز کی بات آتی ہے، جب سویلین کی بات آتی ہے، جب ایم پی ایز کی بات آتی ہے اور یہاں کے شہداء کی بات آتی ہے تو یہاں پر میں کسی شخص کو یہ اجازت نہیں دونگی کہ اس کو مذاق بنائیں۔ یہ ہاؤس جو ہے، اس ہاؤس سے ہم اپنے بارہ شہداء پہلے اور دو شہداء اب ہم دے چکے ہیں۔ (تالیاں) ہم لوگوں نے ان دہشت گردوں کو، آپ لوگوں میں سچ سننے کی ہمت نہیں، نہ سچ کہنے کی ہمت ہے، میں ان دہشت گردوں کو للکارتی ہوں کہ سامنے آئیں، میں ان کو للکار رہی ہوں لیکن جناب سپیکر صاحب، جب تک ہم لوگوں نے یہ جو میں نے تجاویز دی ہیں، دو تین، جب تک اس پر عمل نہیں ہوگا جناب سپیکر، امن و امان کے حالات یہی رہیں گے۔۔۔۔

جناب سپیکر: مہربانی، مہربانی۔

محترمہ نگہت اور کزئی: ہمیں اس پر ٹھوس اقدامات کرنے چاہئیں اور دوسری بات یہ ہے کہ ہم لوگوں پر یہ جو حملے بار بار ہو رہے ہیں اور اس میں تمام فورسز کو کوآرڈینیشن اور ان کو ایک دوسرے پر اعتماد کرتے ہوئے، یعنی پوائنٹ سکورنگ نہیں کرنی چاہئے بلکہ انکو آپس میں کوآرڈینیشن کرنی چاہئے تھینک یو جناب سپیکر اور میں واپس لے رہی ہوں۔

جناب سپیکر: جناب، میں آنریبل منسٹر سے ریکویسٹ کرونگا کہ ان کے تحفظات کا جواب دیں۔

جناب اسرار اللہ گنڈاپور (وزیر قانون): سر، میں مشکور ہوں، ممبران صاحبان نے جو یہاں پر گلے شکوے کئے ہیں، میری گزارش یہ ہوگی کہ اس میں بعض ایسی تجاویز ہیں جو کہ پولیس سے Related اور جو ہماری ڈیمانڈ ہے، یہ ہوم کے ساتھ ہے، وہ آگے ڈیمانڈ آرہی ہے تو میری یہ گزارش ہوگی کہ اس پر اس وقت میں بات کروں۔ عبدالستار صاحب نے جو خدشات کا اظہار کیا ہے، وہ یقیناً Relevant ہے اور جو انہوں نے صوبائی عوامی تحفظ کمیشن اور اس کے علاوہ ضلعی عوامی تحفظ کمیشن کے متعلق بات کی ہے، یہ بالکل حقیقت ہے کہ جب سے یہ دو ادارے بنے ہیں، Basically ان کا Purpose یہ تھا کہ پولیس اگر کسی کے خلاف زیادتی کا ارتکاب کرے تو اس پر ایک چیک ہو۔ جب تک ضلعی حکومتیں تھیں تو اس میں ناظمین تھے اور جب وہ ختم ہو گئیں تو اسمیں بعض اضلاع میں ایم پی ایز کی تعیناتی کی گئی۔ ان کے جو یہاں پر اخراجات ہیں، وہ اس حوالے سے ہیں کہ وہاں پر سٹاف بھی ہے، سپورٹنگ سٹاف بھی بھرتی ہوا ہے، تو اگر ہم ان کو تنخواہیں نہیں دیتے تو اس کا مقصد یہ ہوگا کہ ایک تو Judge کرتے ہیں ادارے کی Efficiency کو اور وہ ادارے کی Efficiency اس انداز میں بھی Judge ہو سکتی ہے کہ ہم اس کیلئے Ulternate تجاویز لائیں کیونکہ ہمارا لوکل گورنمنٹ ایکٹ آرہا ہے، چیف منسٹر صاحب سے بھی کل میں نے اس ایشو پر بات کی اور جو ان کی نشاندہی ہے، وہ بالکل Valid ہے لیکن اس میں میری گزارش یہ ہوگی کہ بجائے اس کے کہ ہم اس ادارے کو ختم کریں، اگر ہم اس سے یہ کام لیں، وہ تجاویز زیر غور ہیں کہ چونکہ اب ڈپٹی کمشنر کا جو آفس ہے، وہ بھی بحال ہو چکا ہے، اگر ہم اس کو اس کے Ambit کے نیچے لے آئیں اور جیسا پرانا ایک ہوتا تھا کہ جو پولیس ہوتی تھی، وہ مجسٹریٹ کے سامنے Answerable ہوتی تھی، تو یہ ایک تجویز زیر غور ہے لیکن اس کا جو حتمی فیصلہ ہے، وہ شاید وزیر اعلیٰ صاحب کابینہ کی میٹنگ میں یا اس پر جب ڈسکشن ہوگی تو ان شاء اللہ اس کو اٹھائیں گے۔ فی الحال جو بجٹ مانگ رہے ہیں، وہ تنخواہوں کیلئے ہے جو کہ سپورٹنگ سٹاف ہے، اس میں چوکیدار بھی ہوگا، سیکرٹری بھی ہوگا لوئر طبقہ ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے Permanent structure کی بات کہ جو فورس ہے، اس کے متعلق بھی یہاں پر جو متعلقہ حکام ہیں، ان سے میں نے معلومات لی ہیں، تقریباً کوئی نو ہزار کمیونٹی پولیس فورس تھی اور اس میں تین سال کے عرصے کیلئے دس ہزار کے حساب سے انہوں نے

اپوائنٹ کئے تھے اور چونکہ ان کی جو Terms of reference ہیں، وہ کنٹریکٹ پر ہی ہیں تو اگر ہم اس کو Permanent کریں، اس کا سارا کچھ دیکھنا پڑیگا کیونکہ Age کے حساب سے اکثر یہ ریٹائرڈ فوجی تھے اور اگر آپ اس کو بھرتی کرتے ہیں تو آپ کی ایک Upper age limit بھی ہے، تو چیزوں کو دیکھنا پڑیگا اور پھر اس کا جائزہ لیں گے۔ لائسنسز کے حوالے سے بھی یہاں پر بات ہوئی، یہ بالکل ایک ایشو ہے اور خاص کر ہمارے صوبے میں کہ جہاں پہ امن و امان کے حالات واقعی مخدوش ہیں۔ اس میں جی گزارش یہ ہے کہ ہمارا جو آرمر آرڈیننس ہے، وہ چونکہ 18th Amendment کے بعد وہ اختیارات صوبوں کے پاس آگئے ہیں اور اس میں ہم نے یہ اختیار Prohibited bore اور Non prohibited bore دونوں اب صوبے کے پاس آگئے ہیں، اس میں آرڈیننس بھی ایشو ہو چکا ہے اور وہ اگر اسی اجلاس کے دوران، یا پھر بہت جلد ہم اسمبلی سے بھی اس کو پاس کرائیں گے اور ان شاء اللہ یہ جو لائسنسز کا ایشو ہے، اس کیلئے Local level پر پھر Arrangment ہوگی۔ اس کے علاوہ سر، یہاں پر مفتی سید جانان صاحب نے جو بات کی، یہ سر ایک حقیقت ہے کہ جو واقعات ہو جاتے ہیں، اس میں زخمی ہوں، شہداء ہوں، یہ جو رقوم ہیں، ان کے زخموں پر مرہم رکھنے کیلئے ایک طریقہ کار ہے، نہیں تو، نہ اس سے وہ زخم بھرتے ہیں، نہ یہ جو شہداء ہیں، ان کی جانوں کی قیمت ہے لیکن گورنمنٹ کی طرف سے ایک Assistance ہے بلکہ میں تو سر یہ سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ ان شاء اللہ اسمیں یہ بھی Consider کر رہی ہے جو کہ ماضی میں نہیں تھا اور وہ یہ تھا کہ War on terror بہمیں تقریباً NFC Pool One percent سے ملتا ہے، یہ افسوس کی بات ہے کہ ہم سیکورٹی فورسز کو جو پیکجز دیتے ہیں، سویلین سائنڈ پر پیکج تو چھوڑ دیں جو رقوم ہیں، وہ بھی کم ہیں، ہم اس میں یہی کوشش کریں گے کہ ان رقوم کو بڑھایا جائے اور اگر ممکن ہو تو اس میں جیسے پیکج کے حساب سے ہوتا کہ جو اس کے ورثا ہیں اور بچے ہیں، ان کیلئے ایک Assistance ہو تاہم وہ تو جب پالیسی Revise ہوگی، اس وقت بات ہو سکتی ہے فی الحال میں ان شاء اللہ ان کو یہ یقین دہانی کرتا ہوں ان دی فلور آف دی ہاؤس کہ ایک واقعہ جو ان کے ساتھ پیش آیا الیکشن کے دوران اور ایک ہمارے ملک بہرام کے ساتھ پیش آیا، وہاں بھی دھماکہ ہوا، ان کا بیٹا شہید ہوا یا اس کے علاوہ کوئی بھی ایسے واقعات ہیں کہ جن میں الیکشن کے دوران ہوئے ہیں اور چونکہ یہ ایک Transition

phase تھا اور اس دوران ہوم ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے کوئی اس میں سستی ہوئی ہے تو فلور آف دی ہاؤس میں ان کو یہ ہدایت کرتا ہوں کہ ایک ہفتے کے اندر یہ کیس بھیجیں تاکہ ان کا گورنمنٹ چیک ریلیز کر سکے۔ (تالیاں) اس

کے علاوہ سر، ہونیر کے حوالے سے جو محترم ہمارے ممبر صاحب نے خدشات کا اظہار کیا، میری یہ گزارش ہوگی کہ یہ اجلاس جاری و ساری ہے، اگر اس پر باقاعدہ کال اٹینشن لے آئیں تو ہم نیچے سے رپورٹ بھی لے آئیں گے اور اس پر ان کا تسلی بخش جواب دے سکوں گا، تاہم فی الحال میں ان کو یہ یقین دہانی کرتا ہوں کہ یہاں پر جو حکام بیٹھے ہوئے ہیں، ان کو یہ ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اس سلسلے میں اپنی تجاویز ہمیں دیں لیکن Proper forum یہ ہوگا کہ اگر کوئی

کال اٹینشن لے آئیں۔ اس کے علاوہ سر، جو ہمارے صوبے کی ایجنسیوں کے متعلق بات ہوئی ہے تو سر، میری یہ گزارش ہوگی کہ وہ ڈیمانڈ بھی ہے اور ہمارے ساتھ تو ایک سپیشل برانچ ہی آتی ہے، میرے خیال میں جو ممبران کے خدشات ہیں، وہ ان کے تانے بانے، شاید یہ کہیں اور جانب اشارہ کر رہی ہیں، اس پر کمیشن بھی بنے ہوئے ہیں اور اگر کوئی ایسا Missing persons کے حوالے سے ایشو ہے تو میری یہ گزارش ہوگی کہ اس کیلئے Proper forum

جو ہے، وہ دوسرا ہے۔ کئی پارٹیاں ایسی ہیں کہ ہم تو یہاں حکومت میں ہیں، وہاں اپوزیشن میں ہیں، کوئی یہاں اپوزیشن میں ہے وہاں گورنمنٹ میں ہے، تو اگر وہاں گورنمنٹ کی نشاندہی کرائیں، وہاں وزارت داخلہ بھی ہے اور وہ وقتاً فوقتاً ان سے پوچھتی بھی ہے لیکن میں سر، یہ نہیں کہتا، جن لوگوں کے ساتھ اس قسم کے واقعات ہوتے ہیں، وہ یقیناً ہماری ہمدردی کے مستحق ہیں اور ہم ان کے ساتھ ہمدردی کرتے ہیں لیکن جو ہمارے اختیارات ہیں، آپ اور ہم آئین اور قانون کے نیچے کام کرتے ہیں اور میری یہ گزارش ہوگی تمام اپنے معزز ممبران صاحبان سے کہ جن کی جن باتوں کو میں نے نوٹ کیا، جو اب دیدیا یا اگر کوئی اس میں رہ گیا ہے اور چونکہ آپ نے Already یہ Magnanimity دکھائی ہے

کہ وزیر اعلیٰ صاحب کی وجہ سے آپ کٹ موشنز Withdraw کرتے ہیں تو اگر ہماری بہن غالباً عظمیٰ خان بی بی اور نلوٹھا صاحب، انہوں بھی اس کو ووٹ کیلئے Put کرنے کی استدعا کی ہے، میری یہ درخواست ہوگی کہ ابھی تک جو ماحول ہے، وہ کافی خوشگوار ہے اور مہربانی کر کے عبدالستار بھائی سے بھی میری یہ گزارش ہوگی کہ وہ بھی Withdraw کریں اور اگر کوئی اور ممبران صاحبان ہیں، مفتی سید جانان صاحب سے بھی کہ وہ بھی اس یقین دہانی

کو جو کہ فلور آف دی ہاؤس پہ میں نے کرائی ہے، اس کو کافی جان کر اور پھر بھی ہم گئے نہیں، ان شاء اللہ یہاں ہونگے آپ کے ساتھ، ہماری یہ کوشش ہے کہ ہم بہتری لاسکیں، ان کے مشوروں سے، مہربانی کر کے اپنی تمام کٹ موشنز Withdraw کر لیں۔ تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: معزز سید جانان صاحب، سردار اور نگزیب نلوٹھا صاحب، میڈم نگہت اور کزئی، ابھی آپ اگر مطمئن ہیں تو۔۔۔۔

مفتی سید جانان: دا زمونہ والا رپورٹ جی، دا اکثر رپورٹونہ راغلی دی، ہوم دپارٹمنٹ کبھی پراتہ دی۔ دویں دورتہ احکامات جاری کری پینٹلس ورخو کبھی چھی دا کار وکری۔ دا زمونہ ملگری دی، مونہ ما حول خرابول نہ غوارو، زہ خپل تحریک Withdraw کوم۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: سردار اور نگزیب نلوٹھا صاحب۔

سردار اور نگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب، یہاں پر بہت سے ممبران نے کہا ہے کہ ہم وزیر اعلیٰ صاحب کے احترام میں اپنی کٹ موشن کی تحریک واپس کرتے ہیں تو پچھلے پانچ سال میں نے اور جناب چیف منسٹر صاحب نے بھی اس ہاؤس میں اکٹھے گزارے ہیں، میں ان شاء اللہ ان سب ممبران سے زیادہ چیف منسٹر صاحب کا ادلی احترام کرتا ہوں اور وہ احترام کے قابل ہیں (تالیاں) لیکن جناب سپیکر صاحب، میں محکمہ داخلہ کا احترام نہیں کر سکتا کہ جس کی ماتحت فورسز نے میرے صوبے کے ہزاروں لوگوں کو بے گناہ موت کی نیند سلا دیا اور جن کی ناقص کارکردگی کی وجہ سے ہمارا صوبہ آگ کی لپیٹ میں ہے اور میں جناب وزیر موصوف صاحب کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ جناب وزیر صاحب! دہشت گردی کسی حکومت کا مسئلہ نہیں ہے، آپ نے مرکزی اور صوبائی حکومت کی بات کی، میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ جتنے ممبران اسمبلی اس ہاؤس میں بیٹھے ہیں یا قومی اسمبلی میں بیٹھے ہیں، ہم سب کو اس ملک کے عوام نے اور اس صوبے کے عوام نے چند اہم مسائل جو ایک عرصے سے وہ اس کی لپیٹ میں ہیں، ان سے نجات دلانے کیلئے ہمیں یہاں پر بھیجا ہے۔ ہر بجٹ کے دوران ہم اپنی اپنی کٹ موشنز پیش کرتے ہیں اور پھر اپنی پوائنٹ سکورنگ کے بعد بجٹ پاس ہو جاتا ہے اور پھر نیا بجٹ جب پیش

ہوتا ہے تو پھر ہم اس کے اوپر بات کرتے ہیں۔ اب چونکہ لوگ بہت سمجھدار ہو گئے ہیں، کبھی ہماری اس بات کے اوپر یقین نہیں کریں گے کہ میں اسرار اللہ گنڈا پور صاحب کے اوپر ذمہ داری ڈال دوں اور وہ میرے اوپر ذمہ داری ڈال دیں، ہم ان شاء اللہ اسرار اللہ گنڈا پور صاحب! (قہقہے) سردار صاحب! ہم آپ کے ساتھ ہیں آپ پریشان نہ ہوں، آپ پریشان نہ ہوں، ہم بالکل یہ کٹ موشنز کوئی پوائنٹ سکورنگ کیلئے پیش نہیں کرتے۔ میں اس شرط کے ساتھ یہ کٹ موشنز کی تحریک واپس کر سکتا ہوں، اگر وزیر صاحب یہ بات نہ کہتے تو میں یہ شرط بھی نہ رکھتا، کہ جناب اس صوبے کے دو بڑے مسئلے ہیں، ایک لوڈ شیڈنگ کا جس کیلئے ابھی ہم نے قرار داد، شاید آج ہی کے دن آپ پیش کرنے کی اجازت دے دیں۔ دوسرا بڑا مسئلہ دہشت گردی کا، میں چاہوں گا کہ دہشت گردی کے اوپر بھی ہمیں ایک قرار داد لانی چاہیے، اگر وہ قرار داد آپ لانے کی اجازت دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ دہشت گردی اس صوبے کا مسئلہ ہے، جس طرح لوڈ شیڈنگ اس صوبے کا مسئلہ ہے تو اگر وہ قرار داد بھی آپ لانے کی اجازت دیتے ہیں تو میں اپنی کٹ موشنز کی تحریک واپس لیتا ہوں، اگر نہیں اجازت دیتے پھر اس کو میں ووٹنگ کیلئے پیش کرتا ہوں اور پریس والے بھی بیٹھے ہیں، صحافی بھی بیٹھے ہیں اور سب لوگ بیٹھے ہیں، وہ یہ دیکھ لیں گے کہ آیا کون کون سے ممبران صوبے کے اندر سے دہشت گردی کا خاتمہ چاہتے ہیں اور جو خاتمہ چاہتے ہیں، وہ ان شاء اللہ میرا ساتھ دینگے، جو خاتمہ نہیں چاہتے، وہ میری مخالفت کریں گے۔

(تالیاں)

وزیر قانون: سر! میری یہ گزارش ہوگی آنریبل ممبر صاحب سے، کہ سر! یہ کٹ موشنز ہے اور میں دوبارہ اس چیز پر بات کرونگا۔ سر، ہوم اور پولیس جو ہے، الگ الگ ان کی موشنز ہیں، یہ مہربانی کریں ہوم میں جو میں نے تنخواہیں مانگی ہیں، یہ مجھے یہ بتادیں کہ ہوم ڈیپارٹمنٹ سے اگر ان کو کوئی شکایت ہے، وہ مجھے بتادیں۔ جہاں تک سر! دہشت گردی یا ان چیزوں کا تعلق ہے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ تو پورے صوبے کا مسئلہ ہے، پورے ملک کا مسئلہ ہے۔ کون یہ کہتا ہے کہ یہ ہمارا مسئلہ نہیں ہے لیکن اس پر جو ہے سر، نہ میں نے ایک ریزولوشن دیکھی ہے، نہ انہوں نے ڈرافٹ کی ہے اور میں ان کو Umbrella approval دیدوں، کس قانون، صرف انہوں نے لمبی تقریر کی ہے اس بنیاد پر؟ سر! یہ میرے لئے ممکن نہیں ہے۔ میری یہ گزارش ہوگی کہ مہربانی کر کے

یہ اس کو Withdraw کر لیں۔ اگر یہ Withdraw نہیں کرتے سر، ہم ووٹ کروا لیتے ہیں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جناب قلندر لودھی صاحب۔

حاجی قلندر لودھی: جناب سپیکر، میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ معزز ار اکین نے ریکویسٹ کی ہے۔

حاجی قلندر لودھی: جناب سپیکر، چونکہ سردار نلوٹھا صاحب میرے چھوٹے بھائیوں کی جگہ ہیں اور میں ان سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ وہ اس کو واپس کر لیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر، انہوں نے کہا ہے کہ ہم داخلہ کیلئے تنخواہوں کیلئے پیسے مانگتے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ "جس کھیت سے دہقان کو میسر ہو نہ روزی، اس کھیت کے ہر خوشہ گندم کو جلا دو" یہ کیا بات ہے جی کہ ہم ان کی تنخواہوں کیلئے پیسے مانگتے ہیں اور وہ ہمارے غریب لوگوں کو تحفظ نہیں دے سکتے ہیں؟ جو کسی حکومت کا بنیادی حق اور فرض ہوتا ہے کہ وہ اپنے عوام کو تحفظ فراہم کرے، اسی لئے تو ہم ان کو تنخواہیں دیتے ہیں، اسی لئے ہم ان کے ہر معاملات اور مسائل کی سرپرستی کرتے ہیں۔ میں ان سب کی ریکویسٹ پر واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: اگر میں ریکویسٹ کروں تو سب ایک ایک، ثوبیہ شاہد ہیں، میڈم نگہت اور کزئی، مسٹر عبدالستار خان، اگر میں مشترکہ آپ سے ریکویسٹ کروں کیونکہ ٹائم شارٹ ہے۔۔۔۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر، میں اپنے صوبے کے غریب عوام کی خاطر واپس کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: ثوبیہ شاہد۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: نہ نہ، اس پہ ہو گی، ووٹنگ کا کہا ہوا ہے تو ووٹنگ ہو کر رہے گی۔

(شور)

جناب سپیکر: گنڈاپور صاحب۔

وزیر قانون: سر، میری یہ گزارش ہے محترمہ سے کہ اگر مہربانی کر لیں کیونکہ سر، اگر ان کی ساری پارلیمانی پارٹی ہمیں ووٹ دیدیتی ہے اور یہ ووٹ نہیں دیتی تو ان کیلئے سر، میری یہ گزارش ہے محترمہ سے کہ۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: یہ Basically میں ریکویسٹ کروں گا، چونکہ ہر پارٹی کا اپنا ایک ڈسپلن ہوتا ہے، جو پارلیمانی لیڈر ہوتا ہے، وہ اسمبلی میں بیٹھتا ہے تو وہ اگر کوشش کریں اور اپنی پارٹی کے ارکان کو تھوڑا وہ کریں تو مہربانی ہوگی۔
محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: دیکھیں آپ کی ایک پارلیمانی پارٹی ہے، آپ کی پارلیمانی پارٹی ہے اور پارٹی کا ایک ڈسپلن ہوتا ہے۔
محترمہ ثوبیہ شاہد: اس محکمے کو جگائے گا کون؟ یہ ادھر کا مسئلہ نہیں ہے، یہ اس KPK کے لوگوں کا مسئلہ نہیں ہے، یہ پوری دنیا میں یہ مسئلہ ہے۔
جناب سپیکر: گنڈاپور صاحب! اگر۔۔۔۔۔

وزیر قانون: سر، میری گزارش ہوگی محترمہ سے۔۔۔۔۔
محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر! میں۔۔۔۔۔

وزیر قانون: آپ واپس کرتی ہیں؟

محترمہ ثوبیہ شاہد: ہاں جی، واپس کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 8, therefore, the question before the House is that Demand No. 8 may be granted? Those who are infavour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted.

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Mr. Shaukat Ali Yousafzai (Minister for Health): Mr. Speaker Sir, I wish to move a resolution with regard to forced load shedding by the NPCC Islamabad, for which rule 124 may be suspended under rule 240 of the Procedure and Conduct of Business Rules, 1988.

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the rule 124 may be relaxed under rule 240, to allow the honourable Members / Ministers to move their resolution? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.

قرار داد

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر صحت): یہ صوبائی اسمبلی وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ وہ واپڈا کو ہدایت کرے کہ خیبر پختونخوا میں غیر اعلانیہ اور مقررہ اوقات سے زیادہ بجلی کی لوڈ شیڈنگ کا سلسلہ فی الفور بند کرے کیونکہ خیبر پختونخوا سب سے زیادہ بجلی پیدا کرنے والا صوبہ ہے۔ غیر اعلانیہ اور مقررہ اوقات سے زیادہ لوڈ شیڈنگ سے جہاں امن و امان کا مسئلہ پیدا ہو رہا ہے، وہاں اس نے عوام کی زندگی مفلوج کر دی ہے اور صوبے کا معاشی پہیہ بھی جام ہو رہا ہے۔ لہذا وفاقی حکومت صوبے کو طے شدہ فارمولے کے مطابق بجلی کی فراہمی یقینی بنائے اور صوبے کے عوام کو غیر اعلانیہ اور ناروا لوڈ شیڈنگ سے نجات دلائے۔ یہ صوبائی اسمبلی مرکزی حکومت سے یہ مطالبہ بھی کرتی ہے کہ (NPCC) نیشنل پاور کنٹرول سنٹر نے صوبے کے مختلف گریڈ سٹیشنوں کی براہ راست بجلی سپلائی بند کرنا شروع کر دی ہے جس کی وجہ سے صوبے کو بائیس بائیس گھنٹے لوڈ شیڈنگ برداشت کرنا پڑ رہی ہے، لہذا اس ظالمانہ حکم کو واپس لیا جائے۔

جناب سپیکر: اچھا اس پہ سردار حسین بابک صاحب، شاہ حسین خان، شوکت سعید، محمد علی شاہ صاحب، محمدر شاد خان، سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب اور مظفر سید صاحب، ان کے ہیں تو کیا ہم ایک ایک کو پڑھیں گے یا؟ جناب سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: یہ صوبائی اسمبلی وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ وہ واپڈا کو ہدایت کرے کہ خیبر پختونخوا میں غیر اعلانیہ اور مقررہ اوقات سے زیادہ بجلی کی لوڈ شیڈنگ کا سلسلہ فی الفور بند کرے کیونکہ خیبر پختونخوا سب سے زیادہ بجلی پیدا کرنے والا صوبہ ہے۔ غیر اعلانیہ اور مقررہ اوقات سے زیادہ لوڈ شیڈنگ سے جہاں امن و امان کا مسئلہ پیدا ہو رہا ہے، وہاں اس نے عوام کی زندگی مفلوج کر دی ہے اور صوبے کا معاشی پہیہ بھی جام ہو رہا ہے۔ لہذا وفاقی حکومت صوبے کو طے شدہ فارمولے کے مطابق بجلی کی فراہمی یقینی بنائے اور صوبے کے عوام کو غیر اعلانیہ اور ناروا لوڈ شیڈنگ سے نجات دلائے۔ یہ صوبائی اسمبلی مرکزی حکومت سے یہ مطالبہ بھی کرتی ہے کہ (NPCC) نیشنل پاور کنٹرول سنٹر نے صوبے کے مختلف گرڈ سٹیشنوں کی براہ راست بجلی سپلائی بند کرنا شروع کر دی ہے جس کی وجہ سے صوبے کو بائیس بائیس گھنٹے لوڈ شیڈنگ برداشت کرنا پڑ رہی ہے، لہذا اس ظالمانہ حکم کو واپس لیا جائے۔ تھینک یو جی۔

جناب سیکر: شاہ حسین خان۔

جناب شاہ حسین خان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ صوبائی اسمبلی وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ وہ واپڈا کو ہدایت کرے کہ خیبر پختونخوا میں غیر اعلانیہ اور مقررہ اوقات سے زیادہ بجلی کی لوڈ شیڈنگ کا سلسلہ فی الفور بند کرے کیونکہ خیبر پختونخوا سب سے زیادہ بجلی پیدا کرنے والا صوبہ ہے۔ غیر اعلانیہ اور مقررہ اوقات سے زیادہ لوڈ شیڈنگ سے جہاں امن و امان کا مسئلہ پیدا ہو رہا ہے، وہاں اس نے عوام کی زندگی مفلوج کر دی ہے اور صوبے کا معاشی پہیہ بھی جام ہو رہا ہے۔ لہذا وفاقی حکومت صوبے کو طے شدہ فارمولے کے مطابق بجلی کی فراہمی یقینی بنائے اور صوبے کے عوام کو غیر اعلانیہ اور ناروا لوڈ شیڈنگ سے نجات دلائے۔ یہ صوبائی اسمبلی مرکزی حکومت سے یہ مطالبہ بھی کرتی ہے کہ (NPCC) نیشنل پاور کنٹرول سنٹر نے صوبے کے مختلف گرڈ سٹیشنوں کی براہ راست بجلی سپلائی بند کرنا شروع کر دی ہے جس کی وجہ سے صوبے کو بائیس بائیس گھنٹے لوڈ شیڈنگ برداشت کرنا پڑ رہی ہے، لہذا اس ظالمانہ حکم کو واپس لیا جائے۔ شکریہ جی۔

جناب سیکر: سید محمد علی شاہ صاحب۔

سید محمد علی شاہ: یہ صوبائی اسمبلی وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ وہ واپڈا کو ہدایت کرے کہ خیبر پختونخوا میں غیر اعلانیہ اور

مقررہ اوقات سے زیادہ بجلی کی لوڈ شیڈنگ کا سلسلہ فی الفور بند کرے کیونکہ خیبر پختونخوا سب سے زیادہ بجلی پیدا کرنے والا صوبہ ہے۔ غیر اعلانیہ اور مقررہ اوقات سے زیادہ لوڈ شیڈنگ سے جہاں امن و امان کا مسئلہ پیدا ہو رہا ہے، وہاں اس نے عوام کی زندگی مفلوج کر دی ہے اور صوبے کا معاشی پہیہ بھی جام ہو رہا ہے۔ لہذا وفاقی حکومت صوبے کو طے شدہ فارمولے کے مطابق بجلی کی فراہمی یقینی بنائے اور صوبے کے عوام کو غیر اعلانیہ اور ناروا لوڈ شیڈنگ سے نجات دلائے۔ یہ صوبائی اسمبلی مرکزی حکومت سے یہ مطالبہ بھی کرتی ہے کہ (NPCC) نیشنل پاور کنٹرول سنٹر نے صوبے کے مختلف گارڈ سٹیشنوں کی براہ راست بجلی سپلائی بند کرنا شروع کر دی ہے جس کی وجہ سے صوبے کو بائیس بائیس گھنٹے لوڈ شیڈنگ برداشت کرنا پڑ رہی ہے، لہذا اس ظالمانہ حکم کو واپس لیا جائے۔ مہربانی۔

جناب سپیکر: سردار نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: یہ صوبائی اسمبلی وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ وہ واپڈا کو ہدایت کرے کہ خیبر پختونخوا میں غیر اعلانیہ اور مقررہ اوقات سے زیادہ بجلی کی لوڈ شیڈنگ کا سلسلہ فی الفور بند کرے کیونکہ خیبر پختونخوا سب سے زیادہ بجلی پیدا کرنے والا صوبہ ہے۔ غیر اعلانیہ اور مقررہ اوقات سے زیادہ لوڈ شیڈنگ سے جہاں امن و امان کا مسئلہ پیدا ہو رہا ہے، وہاں اس نے عوام کی زندگی مفلوج کر دی ہے اور صوبے کا معاشی پہیہ بھی جام ہو رہا ہے۔ لہذا وفاقی حکومت صوبے کو طے شدہ فارمولے کے مطابق بجلی کی فراہمی یقینی بنائے اور صوبے کے عوام کو غیر اعلانیہ اور ناروا لوڈ شیڈنگ سے نجات دلائے۔ یہ صوبائی اسمبلی مرکزی حکومت سے یہ مطالبہ بھی کرتی ہے کہ (NPCC)۔۔۔۔

(عشاء کی اذان)

سردار اورنگزیب نلوٹھا: نیشنل پاور کنٹرول سنٹر نے صوبے کے مختلف گارڈ سٹیشنوں کی براہ راست بجلی سپلائی بند کرنا شروع کر دی ہے جس کی وجہ سے صوبے کو بائیس بائیس گھنٹے لوڈ شیڈنگ برداشت کرنا پڑ رہی ہے، لہذا اس ظالمانہ حکم کو واپس لیا جائے۔

جناب سپیکر: مظفر سید صاحب۔

جناب مظفر سید: یہ صوبائی اسمبلی وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ وہ واپڈا کو ہدایت کرے کہ خیبر پختونخوا میں غیر اعلانیہ اور مقررہ اوقات سے زیادہ بجلی کی لوڈ شیڈنگ کا سلسلہ فی الفور بند کرے کیونکہ خیبر پختونخوا سب سے زیادہ بجلی پیدا کرنے والا صوبہ ہے۔ غیر اعلانیہ اور مقررہ اوقات سے زیادہ لوڈ شیڈنگ سے جہاں امن و امان کا مسئلہ پیدا ہو رہا ہے، وہاں اس نے عوام کی زندگی مفلوج کر دی ہے اور صوبے کا معاشی پہیہ بھی جام ہو رہا ہے۔ لہذا وفاقی حکومت صوبے کو طے شدہ فارمولے کے مطابق بجلی کی فراہمی یقینی بنائے اور صوبے کے عوام کو غیر اعلانیہ اور ناروالوڈ شیڈنگ سے نجات دلائے۔ یہ صوبائی اسمبلی مرکزی حکومت سے یہ مطالبہ بھی کرتی ہے کہ (NPCC) نیشنل پاور کنٹرول سنٹر نے صوبے کے مختلف گرڈ سٹیشنوں کی براہ راست بجلی سپلائی بند کرنا شروع کر دی ہے جس کی وجہ سے صوبے کو بائیس بائیس گھنٹے لوڈ شیڈنگ برداشت کرنا پڑ رہی ہے، لہذا اس ظالمانہ حکم کو واپس لیا جائے۔

جناب سپیکر: سکندر خان شیر پاؤ۔

جناب سکندر حیات خان {سینیئر وزیر (آبیائی و توانائی)}: شکر یہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، یہ صوبائی اسمبلی وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ وہ واپڈا کو ہدایت کرے کہ خیبر پختونخوا میں غیر اعلانیہ اور مقررہ اوقات سے زیادہ بجلی کی لوڈ شیڈنگ کا سلسلہ فی الفور بند کرے کیونکہ خیبر پختونخوا سب سے زیادہ بجلی پیدا کرنے والا صوبہ ہے۔ غیر اعلانیہ اور مقررہ اوقات سے زیادہ لوڈ شیڈنگ سے جہاں امن و امان کا مسئلہ پیدا ہو رہا ہے، وہاں اس نے عوام کی زندگی مفلوج کر دی ہے اور صوبے کا معاشی پہیہ بھی جام ہو رہا ہے۔ لہذا وفاقی حکومت صوبے کو طے شدہ فارمولے کے مطابق بجلی کی فراہمی یقینی بنائے اور صوبے کے عوام کو غیر اعلانیہ اور ناروالوڈ شیڈنگ سے نجات دلائے۔ یہ صوبائی اسمبلی مرکزی حکومت سے یہ مطالبہ بھی کرتی ہے کہ (NPCC) نیشنل پاور کنٹرول سنٹر نے صوبے کے مختلف گرڈ سٹیشنوں کی براہ راست بجلی سپلائی بند کرنا شروع کر دی ہے جس کی وجہ سے صوبے کو بائیس بائیس گھنٹے لوڈ شیڈنگ برداشت کرنا پڑ رہی ہے، لہذا اس ظالمانہ حکم کو واپس لیا جائے۔

جناب سپیکر: رشاد خان۔

جناب محمد رشاد خان: یہ صوبائی اسمبلی وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ وہ واپڈا کو ہدایت کرے کہ خیبر پختونخوا میں غیر اعلانیہ اور مقررہ اوقات سے زیادہ بجلی کی لوڈ شیڈنگ کا سلسلہ فی الفور بند کرے کیونکہ خیبر پختونخوا سب سے زیادہ بجلی پیدا کرنے والا صوبہ ہے۔ غیر اعلانیہ اور مقررہ اوقات سے زیادہ لوڈ شیڈنگ سے جہاں امن و امان کا مسئلہ پیدا ہو رہا ہے، وہاں اس نے عوام کی زندگی مفلوج کر دی ہے اور صوبے کا معاشی پہیہ بھی جام ہو رہا ہے۔ لہذا وفاقی حکومت صوبے کو طے شدہ فارمولے کے مطابق بجلی کی فراہمی یقینی بنائے اور صوبے کے عوام کو غیر اعلانیہ اور ناروا لوڈ شیڈنگ سے نجات دلائے۔ یہ صوبائی اسمبلی مرکزی حکومت سے یہ مطالبہ بھی کرتی ہے کہ (NPCC) نیشنل پاور کنٹرول سنٹر نے صوبے کے مختلف گرڈ سٹیشنوں کی براہ راست بجلی سپلائی بند کرنا شروع کر دی ہے جس کی وجہ سے صوبے کو بائیس بائیس گھنٹے لوڈ شیڈنگ برداشت کرنا پڑ رہی ہے، لہذا اس ظالمانہ حکم کو واپس لیا جائے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Members / Ministers may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously.

(Applause)

جناب سپیکر: میں ایک دفعہ پھر آج ریکویسٹ کرونگا کہ ہمیں بہت کام باقی ہے، مہربانی ہوگی کہ کل وقت پہ اٹیں اور کل چار بجے تک کیلئے اجلاس ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس بروز بدھ مورخہ 26 جون 2013ء بعد از دوپہر چار بجے تک

کیلئے ملتوی ہو گیا)